مشینی زندگی میں روحانیت اور تسکین قلب کا نسخۂ ہدایت

مراقبہ

تالیف

ڈاکٹر میر ولی الدین صاحبؒ

ناشر

عقیدت کیش محمد سعید دامودی

گل کدہ، بندر روڈ کراس، بھٹکل، کرناٹک

Marfat.com

مشینی زندگی میں روحانیت اور تسکین قلب کا نسخہ ہدایت

مراقبات

تالیف

ڈاکٹر میر ولی الدین صاحب

ناشر

عقیدت کیش

محمد سعید عامودی

گل کدہ، بندر روڈ کراس، بھٹکل کرناٹک

Marfat.com

۲۹۷۶۵۲
DATA ENTERED ۲۸۹
۳۲۸۹۹

مشینی زندگی میں روحانیت اور تسکین قلب کا نسخہ ہدایت

مراقبات

تالیف

ڈاکٹر میر ولی الدین صاحب

ناشر

عقیدت کیش محمد سعید دامودی
گل کدہ، بندر روڈ کراس، بھٹکل، کرناٹک

Marfat.com

"مراقبات"

ہَدیۂ پُرخُلوص

ان لوگوں کے لئے جو دماغی سکون، دلی اطمینان اور زندگی میں امن و عافیت کے طلبگار ہیں،

اس التجا کے ساتھ، کہ ان قیمتی اوراق کو دل لگا کر، یکسو ہو کر، ایمان و یقین کے ساتھ روزانہ پڑھیں۔

خواستگارِ دعا

محمد سعید ماجدی

گل کدہ، بن روڈ کراس، بھٹکل

کرناٹک

یکم اگست ۱۹۸۶ء

Marfat.com

فہرست

پیش لفظ	۵	طمانیت و جمعیت نفس و اعتماد	۸۱
مقدمہ خود ایجازی	۱۰	وفور رزق	۸۷
حصہ اول مراقبات یومیہ	۲۳	ہدایت و حفاظت الٰہیہ	۹۶
جمعہ	۲۴	آزادی	۱۰۰
توحید	۲۴	کامیابی	۱۰۵
شنبہ توکل علی اللہ	۲۷	توبہ اور تجدید ایمان	۱۱۰
یکشنبہ صبر	۳۰	حصہ سوم ادعیۂ ماثورہ	۱۱۸
دوشنبہ شکر	۳۵	(۱) خوف و حزن	۱۱۹
سہ شنبہ معیت حق تعالےٰ	۴۱	(۲) دشواری امر	۱۲۳
چہارشنبہ رزق	۴۴	(۳) غصہ کے وقت	۱۲۳
پنجشنبہ رفع خوف و حُزن	۴۹	(۴) کسی نقصان کے وقت	۱۲۳
حصہ دوم خاص مراقبات	۵۲	(۵) مصیبت زدہ کو دیکھ کر	۱۲۴
(۱) الفاظ	۵۳	(۶) گھر سے باہر نکلتے وقت	۱۲۴
(۲) صحت	۵۷	(۷) جب کسی سے شر کا خوف ہو	۱۲۵
(۳) صحت	۶۳	(۸) دفع بلا کے لئے دُعا	۱۲۵
(۴) رفع خوف و حُزن	۶۸	(۹) صبح میں آنکھ کھلتے ہی	۱۲۶
(۵) رفع خوف و حُزن	۷۶		

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

از

مولانا عبد الماجد دریابادی

مدت ہوئی ایک نکتہ حضرت اکبر الہ آبادی کی زبان سے یہ سنا تھا کہ خدا کی خدائی سے انکار کرنے والے تو دنیا میں گزرے ہیں لیکن اپنی بشریت اور عبدیت سے انکار آج تک کسی بندہ و بشر سے نہیں بن پڑا ہے! اور بشر میں اس احساس کی کنجی اس کی احتیاج اور دائمی اور غیر منقطع احتیاج ہے، ہر حاجت کے پورے ہو جانے پر دوسری

Marfat.com

حاجت اور ہر احتیاج کے رفع ہونے کے لئے جو موج دل میں اٹھتی ہے اسی کا نام دعا ہے، خواہ زبان سے اس کے ادا کرنے کی بھی نوبت نہ آئی ہو۔

یہ ملحدوں کو جو آپ کہتے ہوئے سنتے ہیں کہ "کاش میں اچھا ہو جاتا" دل بیتاب ہے کہ اس سال یہ امتحان پاس کر لوں" بڑی آرزو ان سے ملنے کی ہے۔" یہ سب غیر شعوری طور سے دعائیں ہی تو ہیں ——— اکبر ہی کا ایک شعر اسی مضمون کا بھی سن لیجئے۔

مجبور ماننے پر ہے منکر کی طبع بھی
خواہش کو کیا سمجھتے ہو صورت دعا کی ہے

"روشن خیالی" کی (جو سطح بینی اور کم نگاہی کا جدید ترین مرادف ہے) سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر دعا اور اس کے قبول میں ربط ہی کیا ہے؟ ——— مراقبات میں بہترین دعاؤں کے ساتھ فلسفۂ دعا بھی موجود ہے۔ اور مراقبات "روشن خیالی" کے

Marfat.com

پیدا کئے ہوئے سوال کا بہترین جواب اور اس کے پیدا کئے ہوئے مرض کے لئے شافی ترین نسخہ ہے!

مراقبہ کے لفظی معنیٰ جو کچھ بھی ہوں بہرحال مراقبہ باصطلاح نفسیات کو کوئی مناسبت 'مراقبہ' باصطلاح تصوف سے معلوم نہیں ہوتی اور یوں بھی کہاں خدا فراموش و آخرت ناآشنا فرنگی ماہرین فن کا نکالا ہوا فن نفسیات اور کہاں خدامست اور آخرت دوست علماء ربانیین کا چلایا ہوا علم سلوک وتصوف! بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ۔ اب یہ صاحب مراقبات کا اعجاز کہئے یا کرامت کہ ان کا قلم ایک زندہ سنگم اس بحر شور و بحر شیریں کا بن گیا۔ اور ان کے ملفوظات کی شیرینی میں ہر تلخی اور ہر شوریت گم ہوکر رہ گئی۔

قابل تبریک وتہنیت ہی نہیں قابل رشک ہے انکی یہ سعیٔ مشکور۔ ذَالِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ۔ ان

Marfat.com

کی ذات خود بھی تو جدید و قدیم قشر و مغز لفظ و معنی کی جامعیت کا نمونہ ہے اور ان کے قلم سے صدہا صفحات جو اب تک نکل چکے ہیں وہ سب اسی منزل کے تو سنگِ میل ہیں۔

اللہ کے فضل و عطا کا سارا ذخیرہ متقدمین پر ختم نہیں ہو گیا اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کتنی فضیلتیں ایسی ہیں جو متاخرین ہی کے حصّہ میں آرہی ہیں! دعاؤں کے مجموعے آج سے صدیوں قبل سے نکلتے چلے آرہے ہیں ایک سے ایک بہتر اور بعض جیسے حِزبُ البَحر کا نام تو ایک ایک کی زبان پر ہے۔ مراقبات کا رنگ سب سے الگ، سب سے نرالا اور شاید کہ بانکپن میں سب سے بڑھا ہوا۔ بیسویں صدی کے پڑھے لکھوں کے لئے ضرورت تھی اسی ندرتِ بیان کی، اسی جدتِ عنوان کی ؎

تھے حسین بھی حُسن پرست بھی تری بزم میں دمِ امتحاں
رہی سب سے آن الگ مری رہی سب سے شان جُدا تری

Marfat.com

قرآنی دعاؤں کا تو خیر کہنا ہی کیا ان کے بعد حدیثی دعاؤں

کی بھی بڑی خصوصیت ان کی جامعیت وہمہ گیری ہی ہے یعنی نفس

بشری کو جتنی بھی احتیاجیں پیش آسکتی ہیں ان سب کا احاطہ کئے

ہوئے۔ صاحب مراقبات نے بھی ہر قدم اسی نور عظم یا سراج منیر

کی روشنی میں اٹھایا ہے اور آخرت کے ایک ایک حسنہ کے ساتھ

ساتھ دنیا کے بھی ایک ایک حسنہ کو جمع کر دیا ہے۔

صحت و عافیت، سکونِ خاطر و فراغتِ معیشت، آزادی

وکامیابی کا خواہاں ہم میں سے آپ میں سے کون نہیں ؟ اور پھر توحید

وتوکل، صبر وشکر کی نعمتوں کی قدر ہم میں سے کس کے دل میں نہیں؟

اور پھر زبان کی سلاست، بیان کی متانت۔ ادبی دلکشی

نُوْرٌ عَلٰی نُوْر! ورق الٹئے اور اپنے باطنی چہرہ کا ایک ایک خط وخال

اس آئینہ میں ملاحظہ فرمایئے۔ روح، عقل، جذبات تینوں کی

آسودگی کا سامان بیک وقت حاصل رہے گا۔ اِنْشَاءَاللہ تعالیٰ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُقدّمہ

خُود اَیعازی

★

عُلمائے نفسیات کی تحقیق کی رو سے ہمارے ذہن کا بیشتر حصّہ غیر شعوری یا تحت الشعور ہوتا ہے۔ انسانی شخصیت کی مثال برف کے اس انبار کی سی ہے جو سمندروں میں بہتا نظر آتا ہے، اس کا تھوڑا سا حصّہ سطح سمندر کے اوپر اور باقی سب اس کے نیچے پوشیدہ ہوتا ہے! یہ حصّہ جس کو غیر شعوری یا تحت الشعور نفس کہتے ہیں، اہمیت کے لحاظ سے نفسِ شعوری سے کہیں زیادہ عظیم الشان ہوتا ہے! یہ نفس خارجی اثرات سے متاثر ہوتا ہے، شعوری نفس کے احکام کو قبول کرتا ہے، ان میں

Marfat.com

قوت اور شدت پیدا کرتا ہے، اور جس قسم کے خیالات اور تصورات شعوری نفس سے حاصل کرتا ہے ان ہی کے مطابق انسان کے جسم و جان کی تعمیر کرتا ہے! اسی لئے نفسیاتی تحقیق کے لحاظ سے یہ ضروری ہے کہ انسان ہمیشہ ایجابی افکار پر اپنی توجہ کو مرکوز رکھے اور سلبی تصورات اور باطل خطرات سے اپنے قلب کو محفوظ رکھے

ع - یک تنقیہ دماغ می باید کرد!

اس صداقت کو جو نفسیات تحلیلی (Psycho Analysis) کی جدید یافت نظر آتی ہے صوفیائے اسلام نے بڑی وضاحت اور لطافت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ عارفِ رومی نے فکر یا اندیشہ ہی کو اصل انسانیت قرار دیا ہے اور تاکید کی ہے کہ خواطر یا خیالات کا خاص طور پر لحاظ رکھا جائے، ان ہی سے انسان کی مسرت یا عدم مسرت کا تعین ہوتا ہے، یہی وہ آلات ہیں جن کے ذریعہ وہ اپنی جنت یا دوزخ کی تعمیر کرتا ہے!

Auto Suggestion.

Marfat.com

اے برادر تو ہمیں اندیشۂ　　ما بقی استخواں و ریشۂ
گر گل است اندیشۂ تو گلشنی　　ور بود خارے تو ہمہ گلخنی (رومی)

جامی سامی نے اس اصول کی اہمیت کو مان کر ہمیں نصیحت کی ہے کہ زندگی کا ہر لحظہ حق تعالیٰ کی یاد اور فکر میں بسر کرنا چاہیئے کیوں کہ ان سے زیادہ کس کا تصوّر ایجابی یا قیمتی ہوسکتا ہے؟ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہم میں بھی کچھ عرصہ بعد اطلاقیت پیدا ہونے لگتی ہے۔ اور اس سرور سے ہم آشنا ہونے لگتے ہیں۔ جو حق تعالیٰ کی ذات میں بدرجۂ اتم پایا جاتا ہے۔

جامی فرماتے ہیں:

گر در دلِ تو گل گزرد گل باشی　　ور بلبل بیقرار بلبل باشی
تو جزوی و حق کل است گر روزے چند　　اندیشۂ کل پیشہ کنی کل باشی

جب یہ اساسی نفسیاتی اصول تمھاری سمجھ میں آجائے تو اب غور کرو کہ کیا تم ضعف و بیماری کا خیال دن رات ذہن میں رکھ کر حیات بخش صحت حاصل کر سکتے ہو؟ یہ ناممکن ہے!

اگر تم تندرست رہنا چاہو تو تمھیں تحت الشعور نفس پر حیات پرور تصورات کو مرتسم کرنا چاہئیے اور اس کا طریقہ یہی ہے کہ بجائے ضعف و کمزوری کے خیالات کے صحت و قوت کے خیالات پر ذہن کو مرکوز کیا جائے!

تمھیں نہ صرف حیات بخش صحت کی ضرورت ہے بلکہ ایک ایسا ماحول بھی درکار ہے جو تمھارے ساتھ کامل توافق رکھتا ہو اور جس میں سعی اور عمل کے ذریعہ تم اپنی روح و جسم کے تمام ممکنات کا تحقق کر سکو! یہ اس صورت میں تو قطعاً ممکن نہیں جب تم نقص و تحدید، ضعف و فقر و ذلت کے سلبی اور نباہ کن تصورات سے اپنی "باطنی معمار" کو موت کی ضربیں لگاتے رہو۔ "ہر لحظہ نیا طور نئی برق تجلی" تو اسی صورت میں ممکن ہے جب تمھارے خیالات دلیرانہ، گفتار دلبرانہ، کردار قاہرانہ" ہوں! یاد رکھو کہ گفتار و کردار نتیجہ ہیں خیالات و تصورات کا۔ ع

تو جہانے بر خیالے بیں رواں — رومی

Marfat.com

لیکن گفتار کی اہمیت کچھ کم نہیں! کلمۂ کُنْ ہی سے
تو حق تعالےٰ نے عالم کو پیدا کیا تھا۔ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ
لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ[1] (پ۲۳ ع ۴)۔ تم میں بھی حق تعالےٰ کی یہ صفات
تقسیدی طور پر موجود ہیں لہٰذا تمھیں کوئی ایسا لفظ زبان سے
نہیں نکالنا چاہیئے جس کا مصداق تم اپنے خارجی ماحول میں
موجود دیکھنا نہیں چاہتے!

جب حق تعالیٰ پر بھروسہ کر کے تم قوت کے ساتھ کہتے
ہو کہ یہ چیز یوں ہونی چاہئے تو بقولِ عارفِ رومیؔ ع
مے دہد یزداں مرادِ متقین ، حق تعالےٰ تمھارے قول
کی تردید نہیں کرینگے ، تمھارے الفاظ میں وہ قوت پیدا ہو جائے
گی جو تمھاری مراد کو خارج میں ظاہر کر کے رہے گی! متقیوں
کے الفاظ میں قطعاً تخلیقی قوت ہوتی ہے! الفاظ کے اثرات

---

[1] جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو بس اس کا معمول تو یہ ہے اس
چیز کو کہہ دیتا ہے کہ ہو جا بس وہ ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

کا تو کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔

یہاں پر تمہارے ذہن میں ایک اعتراض پیدا ہوتا ہے۔ تم کہتے ہو کہ دیکھو! میں تو بیمار ہوں! ضعیف اور کمزور ہوں! مجھے خود اس کا احساس ہے۔ تباہ کن احساس! اور مجھ سے کہا جا رہا ہے کہ میں طفل تسلی سے کام لے کر یوں کہوں: "میں اچھا ہوں! تندرست ہوں! چست و چالاک ہوں۔" واقعہ کے صریحاً خلاف یہ ایجابی بکواس آخر کس کام کی ہے؟ اسکا کیا نتیجہ؟

لیکن ذرا غور کرو کہ تم سے کہا کیا جا رہا ہے۔ تم سے محض اتنا کہا جا رہا ہے کہ ذہن کے عمل کا یہ بنیادی قانون ہے کہ وقت واحد میں وہ دو متضاد خیالات پر اپنی توجہ کو مرکوز نہیں کر سکتا۔ کیا حق تعالیٰ کی معیّت کے احساس کے بعد بھی تمھیں اپنے ضعف و کمزوری کا احساس باقی رہتا ہے؟ سلبی خیالات کے تباہ کن اثرات سے بچنے کا طریقہ بس یہی ہے کہ ان کی بجائے ایجابی خیالات کی طرف بہ تکلف ذہن کو

Marfat.com

منتقل کیا جائے اور اس کام میں سہولت الفاظ، موزوں الفاظ
قوت و حیات سے معمور الفاظ سے پیدا ہوتی ہے! تمھیں اپنی
کمزوری کے احساس کے وقت ان الفاظ سے کام لے کر اپنی
توجہ کو حق تعالےٰ کے انعامات، ان کے قرب و معیّت، احاطت
و اقربیت کی طرف منتقل کر دینا چاہئے! دعا کے الفاظ اس
حالت میں بہت کام آتے ہیں! بیماری کی حالت میں حضور
انور صلی اللہ علیہ وسلم کے بتلائے الفاظ کو استعمال کر کے کہو:
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّنِیْ ؛ حق تعالےٰ میں ضعیف و
بیمار ہوں مجھے قوت و صحت عطا کیجیے اور اپنی بیماری کی طرف
سے ذہن کو ہٹا کر اس قوت الٰہیہ کی طرف اس کو متوجہ کر دو
جو تم میں موجود ہے اور تمھارے اشتراک عمل سے اپنا خارجی
ظہور چاہتی ہے! اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ہدایت کو بھی
یاد رکھو کہ تمھیں دعا کے وقت اجابت کا قوی یقین رکھنا چاہیئے
(اُدْعُوا اللہَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَۃِ لہ) اس لئے تمھیں

Marfat.com

اس کا قطعاً یقین رکھنا چاہیئے کہ حق تعالیٰ تمہاری اس دعا کو شرف قبولیت عطا کر رہے ہیں! اسی طرح تم کیا یہ نہیں کہہ سکتے: "اَللّٰھُمَّ اِنِّی فَقِیرٌ فَاَغْنِنِی"! حق تعالےٰ میں محتاج و بے نوا ہوں۔ مجھے غنائے قلبی عطا کیجئے! اور تمہارے قلب میں قوت کے ساتھ یہ یقین جاگزیں ہو کہ جس غنا اور ثروت کی تم نے خواہش کی ہے وہ تمہاری طرف تیزی کے ساتھ آرہی ہے؟!

یہ ایمان کا راستہ ہے۔ ایمان شدت یقین کا نام ہے اس یقین کا کہ تمہاری مراد حاصل ہو کر رہے گی! ایمان ایک زبردست قوت ہے جو دائرۂ غیب سے اشیاء کو حاصل کرتی ہے مطلوبات کی تخلیق کرتی ہے! اس قوت کو کبھی ہاتھ سے نہ جانے دینا اور اقبالؔ کی اس تہدید کو بھول نہ جانا:

سن اے تہذیب حاضر کے گرفتار　　غلامی سے بتر ہے بے یقینی
یقین و ایمان ہاتھ سے جانے کے بعد رہ کیا جاتا ہے

لہ تم دعا مانگو اور تم کو اس کے قبول ہونے کا یقین ہو۔

سوائے حزن و یاس، نالہ و فریاد، سینہ کوبی اور ماتم کے!

جب تم شفا کے لئے حق تعالیٰ سے دعا کرو تو تمھیں یہ کامل یقین رکھنا چاہیئے کہ تم اچھے ہو رہے ہو! حق تعالیٰ نے تمھیں شفا عطا کر دی اور تمھیں اس عطا کا شکر گذار ہونا چاہیئے! حق تعالیٰ کے متعلق تمھارا جیسا ظن ہوگا ویسا ہی تمھارے ساتھ معاملہ کیا جائے گا، ان ہی کا یہ ارشاد ہے: "اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ"! "میرا بندہ میرے ساتھ جیسا گمان رکھے گا ویسا ہی میں اس کے ساتھ پیش آؤنگا! اسی لئے حق تعالیٰ کے متعلق بدظنی قلب میں نہ آنی چاہیئے، وہ خیر محض ہیں، پسندیدہ ہیں اور کوئی ناپسندیدہ کام ان سے نہیں ہوتا! اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ بِیَدَیْکَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْکَ [1]

جامی از یار پسندیدہ مبر ید حاشا
کاں پسندیدہ بجز کار پسندے نکند

---

[1] سب بھلائیاں تیرے قبضہ میں ہیں اور برائی تیری طرف نہیں جاتی۔

حق تعالیٰ سے تمہاری نسبت ایمانی جس قدر قوی ہو گی اسی قدر تمہارے کام آسان ہوتے جائیں گے۔ اسی نسبت ایمانی کو۔ اسی حسن ظن کو "انس" سے تعبیر کیا جاتا ہے اور جس کو حق تعالیٰ کا انس حاصل ہو گیا اسکو تمام دردوں کی دوا مل گئی۔

انکہ شد انسش بشاہ فرد خویش

یافت درماں ہائے جملہ درد خویش

رومی

اگر تمہاری دعائیں قبول نہیں ہو رہی ہیں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ تم نے اس پُل کی تعمیر نہیں کی جس سے گذر کر حق تعالیٰ کی نعمتیں تم تک پہونچتی ہیں اور وہ ایمان و حسن ظن کا پُل ہے۔ جب ہم حق تعالیٰ کا انس اپنے قلب میں پیدا کرتے ہیں اور اس کا اقرار بار بار کرتے ہیں تو گویا ہم اس پل کو تعمیر کرتے ہیں جس کے ذریعہ ہمیں حق تعالیٰ کے سارے انعامات حاصل ہو سکتے ہیں۔

خود ایمائی (Auto-Suggestion) ایک قسم کی

Marfat.com

دعا ہے۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ اس میں ہمیں اس امر کا یقین ہوتا ہے کہ ہمارا مدعا حاصل ہو رہا ہے اور اجابتِ دعا کی وجہ سے ہم حق تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ خود ایعازی میں ہم اقرار کرتے ہیں کہ ہمیں اپنا مقصود و مطلوب حاصل ہو گیا اور اس اقرار ہی کی وجہ سے ظواہر کے ماورار ہو جاتے ہیں اور حقائق تک جا پہونچتے ہیں۔ اقرار و اعترافِ نعمت کی وجہ سے ہمارا قلب ان سلبی صفات سے پاک ہو جاتا ہے جو نقص و تحدید، فقر و ذلت کی اصلی علّتیں ہوتی ہیں اور ان کی بجائے ان صفات کو پیدا کیا جاتا ہے جو متوافق و ہم آہنگ خارجی حالات کی تخلیق کا باعث ہوتی ہیں۔ اقرار و اعترافِ نعمت سے جسم کے کیمیائی اجزا میں تدریجی طور پر تغیّر پیدا ہو جاتا ہے اور کامل صحت حاصل ہوتی ہے۔ اگر ہم بار بار یقین کے ساتھ، حق تعالیٰ کی حول قوت پر بھروسہ کر کے، کسی کام کو کرنے کی قابلیت کا اظہار کریں، تو گویا یہ قابلیت اس وقت ہم میں پوری طرح موجود نہ بھی ہو تاہم ان عناصر کی تخلیق ہونے لگتی جو ہم میں

Marfat.com

اس قابلیت کو پیدا کر دیتے ہیں اور بالآخر وہ کام کامیابی کے ساتھ انجام پا جاتا ہے۔

تمھیں صحت، وفورِ رزق، کامیابی، روحانی ترقی اور ہر قسم کے نقص و تحدید سے آزادی و نجات کی خواہش ہے، تڑپ ہے! ان کے حصول کے لئے تمھیں اپنے قلب کا دربان بن جانا چاہیئے۔ جوں ہی کوئی سلبی یا تخریبی خطرہ تمھارے قلب میں خطور کرے، فوراً اس کی نفی کرو اور اس کی بجائے ایجابی و تعمیری تصور کا موزوں و مناسب الفاظ میں ایجاب و اقرار کرو اور اس پر توجہ کو مرکوز کرو۔ ہر روز ایک نئی ایجابی دعا یاد کرو اور اس طرح سلبی تصورات سے مقابلہ کے لئے تیار ہو جاؤ سونے سے پہلے ان ایجابی تصورات کی تکرار کرو! تم سو تے ہو گے لیکن تمھارا تحت الشعور نفس ان تصورات کے مطابق تمھارے جسم و جان کی تعمیر میں مصروف رہے گا! اس طرح تجدید ایمان و تجدید یقین سے تمھارے جسم و جان کی تجدید عمل

Marfat.com

یں آئے گی، اور تم میں ایک نئی قوت پیدا ہو جائے گی جس کی وجہ سے تم اپنے بلند ترین عزائم کی تکمیل کے قابل ہو جاؤ گے۔

کامل گوید جہاں تمام واہل است　　ناقص گوید کہ کوتہ و سہل است
شطرنج ہمہ عرصہ ہماں رخت ہمہ　　ایں بردن و باختن ز علم و جہل است

(سحابی استرآبادی)

Marfat.com

۳۲۸۹۹

حصّہ اوّل

مُراقَباتِ یومیّہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمعہ

توحید

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

حق تعالے میرے اللہ آپ ہیں، میرے معبود و مستعان صرف آپ ہیں، نافع و ضار آپ ہیں، میری تمام ضرورتوں اور حاجتوں کے پورا کرنے والے آپ ہیں، آپ کے سوا کوئی دوسرا نہیں آپ میرے مولیٰ ہیں میں آپ کا عبد ہوں، آپ میرے مالک ہیں میں آپ کا مملوک ہوں، غلام ہوں، آپ میرے رب ہیں، میں آپ کا مربوب ہوں، آپ میرے حاکم ہیں، میں آپ کا محکوم ہوں چاکر ہوں آپ میرے خالق ہیں، میں آپ کا مخلوق ہوں!

Marfat.com

یارب در دل بغیر خود جا مگذار (مثنوی) در دیدۂ من گرد تمنا مگذار!
گفتم گفتم زمن نمی آید ہیچ رحمے رحمے مرا بہ من وا مگذار!

حق تعالیٰ نافع و ضار آپ ہی ہیں آپ کے سوا کسی میں نہ نفع و ضرر کی قوت ہے نہ طاقت! سود و زیاں، منع و عطا آپ ہی کی جانب سے ہے خلق کی طرف سے ہرگز نہیں! اذیت و بلا آپ ہی کی طرف سے ہے، مبتلا کرنے والے آپ ہی ہیں! میں ان لوگوں میں سے نہیں کہ درد و مصیبت کے وقت شکست ہو جاؤں اور آپ سے روگردان اور خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق بن جاؤں! نعمت و عطا بھی آپ ہی سے مجھے حاصل ہوتی ہے، اس کے حصول کے وقت میں خلق و اسباب دنیوی کو ایک ہاتھ تصوّر کرتا ہوں جو مُنہ میں لقمہ ڈالتا ہے، ظاہر ہے کہ ہاتھ بذاتِ خود ایک آلہ ہے، کسی دوسرے کے اختیار و تصرف میں، منعم و معطی صرف آپ ہی ہیں! خلق مثل میت کے ہے غسال کے ہاتھ میں، یا گیند کی طرح ہے چوگان کے تصرف میں!

اَللّٰهُمَّ لَامَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَامُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَ

لَارَادَّ لِمَا قَضَیْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ؎۱

حق تعالےٰ کو اپنا رب جان کر، ان کو اپنا مولی و مددگار مان کر اب میں نے غیر حق سے اپنا رشتہ توڑ لیا ہے اور بحکم تَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا حق تعالےٰ سے اپنا رشتہ جوڑ لیا ہے اب ان کے سوا نہ کسی کے سامنے میرا ہاتھ پھیلتا ہے اور نہ کسی کے قدموں پر میرا سر جھکتا ہے۔

دل اندر صمد باید اے دوست بست — کہ عاجز ترست از صنم ہر کہ ہست

حضرت شیخ جیلی ؒ کا یہ قول ہمیشہ میرے پیش نظر ہے اور رہے گا:

لَیْسَ الشِّرْكُ عِبَادَةُ الْاَصْنَامِ بَلْ هُوَ مُتَابَعَتُكَ لِهَوَاكَ وَاَنْ تَخْتَارَ مَعَ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ سِوَاهُ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَا فِیْهَا فَمَا سِوَاهُ عَزَّ وَجَلَّ غَیْرُهُ. فَاِذَا رَكَنْتَ اِلٰی غَیْرِهٖ فَقَدْ اَشْرَكْتَ بِهٖ عَزَّ وَجَلَّ غَیْرَهٗ. ؎۲ (فتوح الغیب مقالہ ہفتم)

غیر حق ہر چہ دلت را بر بود — سدِّ راہ تو ہماں خواہد بود
غیر حق ایک ذرّہ کان مقصود تست — تیغ لا بر کش کہ آں معبود تست

؎۱ اے اللہ آپ جو دیں اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو روکیں اس کا کوئی دینے والا نہیں اور آپ کی قضا کا کوئی ٹالنے والا نہیں، کسی قسمت والے کو قسمت نفع نہیں پہونچاتی۔ ؎۲ شرک کچھ بت پرستی نہیں بلکہ خواہش نفس کی پیروی بھی اسی حکم میں ہے اور حق تعالیٰ کے ہوتے ہوئے کسی شئے کو ان کے سوا دنیا و عقبیٰ و مافیہا سے اختیار کرنا ہے، کیونکہ جو کچھ حق تعالےٰ کے سوا ہے وہ غیر اللہ ہے، جب تو غیر کی طرف ہو گیا تو گویا تو نے حق تعالےٰ کا شریک ٹھہرایا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شنبہ

توکل علی اللہ

وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ[1]

میں نے اپنے سارے کام "وکیل علی الاطلاق" کی تدبیر کے تفویض کر دیئے ہیں اور اپنی تدبیر و اختیار، حول و قوت سے منخلع ہو گیا ہوں! یہ حق تعالیٰ کے اس ارشاد کی متابعت میں ہے:

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ[2]!

---

[1] اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھو اگر تم ایماندار ہو۔ [2] آسمان اور زمین کی چھپی تدبیریں اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہیں۔ اسی کی عبادت کرو اسی پر بھروسہ کرو۔

Marfat.com

ہر امر کا مرجع حق تعالیٰ ہی کی ذات ہے! ان ہی کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتا ہوں اور ان ہی پر اعتماد اور بھروسہ کرتا ہوں! جس طرح اولاً انھوں نے سارے کام اپنے ذمہ لئے ہیں اسی طرح آخراً بھی وہی ان کے متولی ہیں! جب میں رحمِ مادر میں غائب تھا، یا گہوارہ میں شیر خوار تھا، نہ عقل تھی نہ فکر و تدبیر، نہ اختیار تھا نہ قوت و قدرتِ پرورش، اس حالت میں بھی انھوں نے اسباب و آلاتِ تن، مہیّا فرمائے، جان عطا کی، کیا اب وہ مجھے بھول جائیں گے؟ حاشا و کلّا۔

فراموشت نہ کرد ایزد دراں حال — کہ بودی نطفۂ مدفون و مدہوش!
روانت داد و عقل و طبع و ادراک — جمال و حسن ورائے و فکرت و ہوش!
دہ انگشت مرتب کرد بر کف — دو بازویت مرتب ساخت بر دوش!
کنوں پنداری اے ناچیز ہمت — کہ خواہد کردنت روزے فراموش

میں جانتا ہوں کہ دراصل کام کرنے والے، فاعلِ حقیقی، حق تعالےٰ ہی ہیں، اور مجھ پر ستّر ماؤں سے زیادہ مہربان ہیں، اب میں ان پر بھروسہ نہ کروں تو کس پر کروں؟

Marfat.com

قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا [1]

"ہر کہ در میدان تفویض افتاد مرادات او را ہمچناں در کنار نہند کہ عروس را در کنار نوشتہ دارند"

كَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا [2]

[1] وہی رحمت کرنے والا ہے اس پر ایمان لایا اور اسی پر بھروسہ کیا۔

[2] اللہ تعالیٰ پورا سرپرست اور پورا مددگار ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یکشنبہ

صبر

اِصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللہَ [۱]

"ہم پر کوئی حادثہ یا مصیبت نازل نہیں ہو سکتی مگر وہی جو حق تعالےٰ نے ہمارے لئے مقدر فرمائی ہے، وہ ہمارے مولیٰ ہیں، آقا ہیں، ہمیں اپنے سب کام ان ہی کے سپرد کر دینے چاہئیں"

قُلْ لَّنْ یُّصِیْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللہُ لَنَا ج ھُوَ مَوْلٰینَا وَعَلَی اللہِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ [۲]

---

[۱] ایمان والو موجودہ مصائب پر صبر کرو، دوسروں کے ساتھ صبر و استقلال سے کام لو اور ایسے کاموں میں ثابت قدم رہو جسکا وقت ابھی نہیں آیا۔ [۲] آپ کہہ دیجیے کہ ہم پر کوئی حادثہ نہیں پڑ سکتا مگر وہی جو اللہ نے ہمارے

Marfat.com

شادو خنداں پیش تیغش سر بنہ (رومی) ہمچو اسمٰعیل پیشش سر بنہ

ہر مصیبت کا ورود حق تعالیٰ ہی کے حکم و ارادے سے ہوتا ہے اور حق تعالیٰ میرے مولیٰ ہیں اور مجھ پر رحیم ہیں تو اب جو کچھ بھی ان کی طرف سے آئے گا اس میں بے پایاں رحمت بھی ہوگی اور بے اندازہ حکمت بھی! اسی لئے میرے لئے صبر، توافق بالقضا، حفظ حال، اعراض عن الاعتراض، رضا بالعطا لازمی ہے۔

قِفْ مَکَانَکَ وَلَا تَجَاوَزْ حَدَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْفَرَجُ مِمَّنْ اَمَرَکَ بِالْقِیَامِ فِیْمَا اَنْتَ فِیْہِ" [1] (شیخ جیلؒ)

اِصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ"

میں جانتا ہوں کہ صبر کا مجھے شدت کے ساتھ حکم دیا گیا ہے اور ترک صبر سے ڈرایا گیا ہے (اِتَّقُوا اللّٰہ) کیوں؟ اس لئے ساری

(بقیہ صفحہ) لئے مقدر فرمایا ہے، وہ ہمارا مالک ہے اور اللہ ہے تو سب مسلمانوں کو ایسے کام سپرد رکھنے چاہئیں۔

[1] اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو اپنی حد سے آگے نہ بڑھو اس وقت تک کہ کشادگی اسی کی طرف سے آئے جس نے تمہیں اس حالت میں وہاں ٹھہرایا ہے۔

خیر و سلامتی صبر ہی میں ہے! حضور انورؐ نے صبر کے متعلق فرمایا ہے:

اَلصَّبْرُ مِنَ الْاِیْمَانِ کَالرَّاْسِ مِنَ الْجَسَدِ، یعنی جس طرح سر بریدہ انسان زندہ نہیں رہ سکتا، اسی طرح ایمان بلا صبر کامل نہیں ہو سکتا، دوسری جگہ صبر کو کل ایمان قرار دیا گیا ہے: اَلصَّبْرُ الْاِیْمَانُ کُلُّہٗ

یکسر چوں شمع جسم تو خواہی کہ جاں شود در زیر تیغ حادثہ پا رانگاہ دار (حزیں)

میں جانتا ہوں کہ ہر شئے کا ثواب اس کے اندازہ اور مقدار کے مطابق دیا جاتا ہے لیکن صبر کا ثواب بے حد و اندازہ ہوتا ہے اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔ اجر و معاوضہ سے زیادہ صبر پر میں حق تعالیٰ کا محبوب قرار پاتا ہوتا ہوں وہ مجھ سے محبت کرنے لگتے ہیں! وَاللّٰهُ یُحِبُّ الصَّابِرِیْنَ۔ میں ان کی نگاہوں کے سامنے ہو جاتا ہوں! وَاصْبِرْ لِحُکْمِ رَبِّکَ فَاِنَّکَ بِاَعْیُنِنَا اور رحمتِ عام و رحمتِ خاص میرے ساتھ مختص ہو جاتی ہے: اُولٰٓئِکَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ۔ جب میں درد، گریزپا، سریع الزوال

Marfat.com

فانی درد کو صبر کے ساتھ برداشت کرلیتا ہوں تو مجھے اس کے معاوضہ میں کیا کیا مل رہا ہے، کن کن چیزوں کا وعدہ ہو رہا ہے؟ اور کون وعدہ کر رہا ہے؟! اگر میرے دل میں ایمان کی شمع روشن ہے۔ اگر وہ غلاف میں نہیں باندھ دیا گیا ہے یا اوندھا نہیں ہو گیا ہے، اگر وہ زندہ ہے اور ادراک کی قوت رکھتا ہے تو کیا درد و غم اس کے لئے نعمتِ بے بہا نہیں؟ کیا وہ اس سے متلذذ نہیں ہوگا۔ اس کا مشتاق نہ ہوگا اور فرطِ اشتیاق میں یہ چیخ اس کی زبان سے نہیں نکلے گی: ؎

نہ شود نصیبِ دشمن کہ شود ہلاکِ تیغت
سرِ دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی!

کیا اس کی آرزو نہ ہوگی کہ: ؎

نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے!

میں جانتا ہوں کہ یوں بھی حزن و غم کا زمانہ اپنی مدت ختم کر کے گذر ہی جاتا ہے۔ جس طرح رات گذر کر دن نکل آتا ہے۔

Marfat.com

سردی کا موسم ختم ہوکر گرمی کا زمانہ آجاتا ہے۔

"لِکُلِّ اَجَلٍ کِتَابٌ وَلِکُلِّ بَلِیَّۃٍ غَایَۃٌ وَمُنْتَھیٰ وَنِفَاذٌ" [1]

اے دل صبور باش و مخور غم کہ عاقبت ایں شام صبح گردد و ایں شب سحر شود! حافظ

میرا ایمان ہے کہ صبر دنیا و آخرت دونوں عالم میں ہر خیر و سلامتی کی اصل ہے اور بندہ مومن صبر ہی کے ذریعہ رضا و موافقتِ مولیٰ کے مقام تک عروج کرتا ہے اور اس کے افعال افعالِ الٰہیہ میں فنا ہو جاتے ہیں، اب نہ اس کا کوئی ارادہ باقی رہ جاتا ہے نہ کوئی خواہش نہ فعل نہ اختیار، وہ ارادہ و فعل حق میں غائب و فانی ہو جاتا ہے۔

آمد خبرے زآمد او، من بعد خبر نماند مارا

فَحَصَلَتْ لَہُ الرَّاحَۃُ الْکُبْرٰی وَالْجَنَّۃُ الْمُعَجَّلَۃُ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ [2] (شیخ جبلیؒ)

---

[1] ہر وقت کا نوشتہ ہے اور ہر وقت کا انجام۔ [2] اس کو بڑی راحت حاصل ہو جاتی ہے اور دنیا و آخرت میں فوری جنّت مل جاتی ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دوشنبہ

شکر

وَمَا بِكُم مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ [1]

میرا یہ ایمان ہے کہ ہر نعمت در اصل حق تعالیٰ ہی کی طرف سے عطا کی جاتی ہے: وَمَا بِكُم مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ؛ اس لئے میں اس کی نسبت نہ اپنے نفس اور اس کی حول و قوت و حرکت و کسب کی طرف کرونگا اور نہ ان کی طرف جن کے ہاتھوں سے یہ نعمت آئی ہے، اس لئے کہ میں اور یہ تمام ظاہری ذریعے صرف اسباب

[1] تمھارے پاس جو نعمت بھی ہے وہ اللہ کی ہے۔

Marfat.com

وآلات وادوات نعمت ہیں اور فی الحقیقت قاسم ومجری و فاعل ومُسبّب وموجد حق تعالیٰ ہی ہیں، اور دراصل وہی شکر کے مستحق ہیں! اس کی مثال بالکل ایسی ہے کہ میرے دوست نے اپنے نوکر کے ہاتھ سے میرے لئے ہدیہ بھیجا، میری نظر نوکر کی طرف نہیں جاتی بلکہ ہدیہ بھیجنے والے دوست کی طرف جاتی ہے! جن کی یہ نظر نہیں انھیں کے حق میں فرمایا گیا ہے:

يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غَافِلُونَ[1]

یہ جان کر کہ مجھے ظاہر و باطن کی جتنی نعمتیں حاصل ہیں وہ سب حق تعالیٰ ہی کی عطا کردہ ہیں، جیسا کہ ان کا ارشاد ہے: اَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً[2] اور اس کثرت سے ہیں کہ انکا شمار ممکن نہیں: وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللهِ لَا تُحْصُوهَا[3]

---

[1] وہ دنیا کی حیاتِ ظاہری کو جانتے ہیں اور یہی لوگ آخرت سے غافل ہیں"۔ (دیکھو فتوح الغیب مقالہ ۵۹) [2] "اللہ نے تم پر اپنی ظاہری و باطنی نعمتیں پوری کر دیں"۔ [3] اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو تم ان کا احاطہ نہ کر سکو گے۔

Marfat.com

یں حق تعالےٰ ہی کی عبادت و اطاعت میں اپنے اعضاؤ جوارح کو استعمال کرونگا۔ اور جس امر میں حق تعالےٰ سے روگردانی کرنی پڑے اس میں خلق کی ہرگز اطاعت نہ کروں گا۔ خلق سے میری مراد نفس و ہویٰ، ارادہ اور آرزو اور تمام مخلوقات ہیں۔ کیونکہ حق تعالےٰ کا صاف ارشاد ہے: وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ۔

دل و زبان و اعضا کے شکر کی وجہ سے میں جانتا ہوں کہ حق تعالیٰ نعمتوں میں اضافہ فرماتے ہیں۔ یہ ان کا قطعی وعدہ ہے۔ اس میں کسی استثنا کی گنجائش نہیں: لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ[۱] اجابتِ دُعا، رزق و غنا، توبہ و مغفرت کا انحصار اپنی مرضی پر رکھا ہے لیکن شکر کے عوض زیادتیٔ نعمت کا حصول بلا تخلف ہے۔ اسی لئے حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ نَزَلَتْ اِلَيْهِ نِعْمَةٌ فَلْيَشْكُرْهَا[۲]

---

[۱] اگر تم شکر کرو تو یقیناً ہم (نعمتوں) میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ [۲] جس کو ملے وہ شکر ادا کرے۔

سید مرسلاں و مرسل راز ۔ داد فرماں بشکر نعمت و ناز
گل نعمت برائے ہر کہ شگفت ۔ شکر آن روز و شب بباید گفت

میں جانتا ہوں کہ سلب نعمت کا موجب میرا ہی کوئی ناشائستہ فعل ہوتا ہے، میری ہی ناشکری و ناقدری ہوتی ہے:

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ یَكُ مُغَیِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰی قَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ [1] (پ ۱۰، ع ۳)

میں اپنی نعمتوں کا جائزہ لیتا رہوں گا، "مجھے نعمتِ نفع"[1] حاصل ہے: صحت و عافیت سے ہوں، لذتوں و راحتوں سے متمتع ہوں "نعمتِ دفع"[2] بھی مجھے میسّر ہے: امراض و بلاؤں سے محفوظ ہوں دشمنوں اور مخالفوں کے شر سے محفوظ ہوں، "مجھے نعمتِ توفیق"[3] بھی ملی ہے: ایمان و توحید، صدق و استقامت حاصل ہیں۔ "نعمتِ عصمت"[4] بھی مجھے نصیب ہے: کفر و شر، بدعت و فسق و غفلت

---

[1] یہ بات اس سبب سے ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی ایسی نعمت کو جو کسی قوم کو عطا فرمائی ہو نہیں بدلتے جب تک کہ وہی لوگ اپنے ذاتی اعمال کو نہیں بدل ڈالتے۔

Marfat.com

عن الحق سے محفوظ ہوں ! ان نعمتوں کی تفصیلات و جزئیات پر نظر کر کے میرا قلب چیخ رہا ہے :

بے لطف تو من قرار نتوانم کرد ‏ ‏ احسان ترا شمار نتوانم کرد
گر بر تنِ من زبان شود ہر موئے ‏ ‏ یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ !

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ فِي بَلَائِكَ وَصَنِيْعِكَ إِلٰى خَلْقِكَ . وَلَكَ الْحَمْدُ فِي بَلَائِكَ وَصَنِيْعِكَ إِلٰى أَهْلِ بُيُوْتِنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فِي بَلَائِكَ وَصَنِيْعِكَ إِلٰى أَنْفُسِنَا خَاصَّةً وَلَكَ الْحَمْدُ بِمَا هَدَيْتَنَا ، وَلَكَ الْحَمْدُ بِمَا أَكْرَمْتَنَا . وَلَكَ الْحَمْدُ بِمَا سَتَرْتَنَا . وَلَكَ الْحَمْدُ بِالْقُرْآنِ . وَلَكَ الْحَمْدُ بِالْأَهْلِ وَالْمَالِ ، وَلَكَ الْحَمْدُ بِالْمُعَافَاةِ . وَلَكَ الْحَمْدُ حَتّٰى تَرْضٰى . وَلَكَ الْحَمْدُ إِذَا رَضِيْتَ يَا أَهْلَ التَّقْوٰى وَأَهْلَ الْمَغْفِرَةِ [1]

لہ اس جامع ثنار کا نظم میں اس طرح ترجمہ کیا گیا ہے:

عام مخلوقات کے ساتھ اے خدا — خود ہماری ذات کے ساتھ اے خدا
اور ہمارے گھر میں ہیں جو مرد و زن — ساتھ ان لوگوں کے بھی اے ذوالمنن
سب کے شامل جو نوازش ہے تری — دکھ میں سکھ میں آزمائش ہے تری
دکھ میں صبر اور سکھ میں سب کے شکر کا — امتحاں کرتا ہے جو ہے تو اے خدا
حمد ہے اس پر ترے ہی واسطے — ہے ثنار و شکر تیرے ہی لئے
ہم کو دکھلا دی جو تونے ٹھیک راہ — اور ہمیں بخشی جو عزّت اور جاہ
پردہ پوشی جو ہماری تونے کی — اور ہماری جرم بخشی تونے کی
اور دیا ہم کو جو تونے اہل و مال — اور کیا قرآں عطا اے ذوالجلال
ان سب احسانوں پہ بے حد و قیاس — ہے ترے ہی واسطے حمد و سپاس
ایسے ہوں وہ شکر اور حمد و ثنا — جن سے تو ہو جائے راضی اے خدا
اور ہر تیری رضا مندی پہ بھی — شکر تیرے ہی لئے ہے اے غنی
تو ہی ایسا ہے زبردست و غیور — جس سے ڈرنا چاہیئے سب کو ضرور
اور تو ہی مغفرت کا اہل ہے — سب کی بخشائش تجھی پر سہل ہے

(مناجاتِ مقبول از مولانا اشرف علی تھانویؒ)

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سہ شنبہ

مَعیّت حق تعالےٰ

وَھُوَ مَعَکُمۡ اَیۡنَمَا کُنۡتُمۡ وَاللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡر[ا]

"اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا"

★

میرا ایمان ہے کہ میرے مولیٰ، میرے مالک، میرے پروردگار میرے ساتھ ہیں۔ میرے قریب ہیں۔ اقرب ہیں! ان کی معیّت قرب کی وجہ سے مجھے "علوئے تمکین" حاصل ہے! میں تمام اشیاء سے غنی ہوں۔ میں "غنی بالشی" نہیں ہوں۔ "غنی عن الشی" ہوں! حق تعالےٰ کو اپنے پاس رکھ کر مجھے کس چیز کی خواہش ہو سکتی ہے؟ کیا مجھے

[ا] حق تعالیٰ تمہارے ساتھ ہیں تم جہاں بھی ہو۔ وہ تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہے ہیں۔

حق تعالیٰ کی قدر نہیں، ان سے بہتر کون ہو سکتا ہے؟

کیست زو بہتر بگو اے ہیچ کس تابداں دل شاد باشی یک نفس؟
من نہ شادی خواہم و نے خسروی آنچہ می خواہم من از تو ہم توئی! رومی

میری زندگی کا مقصود حق تعالیٰ ہیں، ان ہی کی عبادت و عبودیت ان ہی کا ذکر ان ہی کی فکر، ان ہی کی یافت، ان ہی کا شہود!

از زندگیم بندگیٔ تست ہوس بر زندہ دلاں بے تو حرام است نفس
خواہد ز تو مقصودِ دل خود ہر کس جامی ز تو خود ترا ہمی خواہد و بس

قربِ حق میں جو زندگی بسر ہوتی ہے وہ تمام ظاہری و باطنی نعمتوں اور مسرتوں سے مالا مال ہوتی ہے! حق تعالیٰ کی ذات کمالِ مطلق ہے، سرورِ محض ہے، جس نے اپنا تعلق ذاتِ حق سے پیدا کر لیا وہ کامیاب و کامران ہوا، مسرور شادماں رہا۔

عمر خوش در قرب جاں پروردن ست عمرِ زاغ از بہر سرگیں خوردن ست رومی

اور دنیا کے آرام و آسائش کو جس نے مقصود بنایا وہ خائب و خاسر ہوا!

Marfat.com

مَنْ یُّعْرِضْ عَنْ ذِکْرِ رَبِّہٖ فَیَسْلُکْہُ عَذَابًا صَعَدًا [1]

غم و حزن، پشیمانی و پریشانی اس کی قسمت کی تحریر ٹھہری!

گر گریزی با امید راحتے ہم ازانجا پیشت آید آفتے

ہیچ کنجے بے دو و بے دام نیست جز بخلوت گاہِ حق آرام نیست (رومی)

حق تعالیٰ کے بغیر زندگی عذاب ہے۔ موت ہے۔ زندگی نہیں ان کے بغیر آبِ حیات بھی آگ سے کم نہیں!

زندگی بے دوست جاں فرسودن است مرگِ حاضر غائب از حق بودن است

عمر و مرگ ایں ہر دو با حق خوش بود بے خدا آبِ حیات آتش بود (رومی)

میری زندگی کا مقصود جب حق تعالیٰ ہیں اور وہ میرے ساتھ ہیں، میرے قریب ہیں تو مقصود مجھے حاصل ہے! ان ہی کی صحبت میں دنیوی زندگی کے یہ چند روز بسر کرونگا اور موت کے ساتھ وہ مجھے اپنے دیدار سے مشرف فرمائیں گے۔ یہ انکا وعدہ ہے "لَابُدَّ مِنْ لِقَائِیْ"

آزمودم من ہزاراں بار بیش بے تو شیریں می نہ بینم عمرِ خویش (رومی)

---

[1] جو شخص اپنے پروردگار کی یاد سے روگردانی کریگا اللہ تعالیٰ اس کو سخت عذاب میں داخل کریگا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چہار شنبہ

رزق

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا[1]

حق تعالیٰ نے خود میرے رزق کا ذمہ لیا ہے اور اپنے وعدہ کو قسم کھا کر پختہ اور موکّد کیا ہے اور مثال کے ذریعہ مفہوم کو واضح فرمایا ہے:

وَفِی السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ. فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ.

فی السماء رزقکم نشنیدہ اندریں پستی چہ بر جفیدہ

---

[1] کوئی رینگنے والا بھی زمین پر ایسا نہیں جس کا رزق اللہ تعالیٰ پر نہ ہو۔

Marfat.com

جملہ را رزاق روزی مے دہد　　قسمت ہر یک بہ پیشش می نہد

سچ ہے جو درخت بوتا ہے۔ وہی سینچتا بھی ہے! خلقت
کو وہی مدد دیتا ہے۔ ان کا رزق وہی فراہم کرتا ہے جو ان کا خالق اور
پروردگار ہے! مخلوق کے لئے یہ عقیدہ کافی ہے کہ ان کا خالق ان
کے لئے کافی ہے: اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ ؛

حق تعالیٰ میرے آقا ہیں مالک ہیں۔ میں ان کا غلام ہوں اب
آقا پر غلام کا نفقہ ضروری ہے جس طرح کہ غلام پر آقا کی اطاعت واجب
ہے! اگر میں ان کا ہو رہوں ان کے سوا کسی کے سامنے اپنے
ہاتھ پھیلاؤں اور نہ کسی کے آگے جبین نیاز خم کروں تو کیا یہ ممکن
ہے کہ وہ اپنا حق ادا نہ کریں؟ کیا ان کا یہ قطعی وعدہ نہیں؛

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا
یَحْتَسِبُ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ ط ع الطلاق

حق تعالیٰ کے سوا اب میرا رزق دینے والا کوئی نہیں تو میں
اب رزق کے معاملہ میں ساری کائنات سے بے نیاز ہوں! بس روز

Marfat.com

سے میں نے حق تعالیٰ کو اپنا الٰہ اور رزاق قرار دے لیا ہے اسی روز سے خوف کا بھاری پتھر میرے سینہ سے اٹھ چکا ہے! اب میں قطعاً کسی کا محتاج نہیں رہا! نہ مجھے کسی سے امید و رجا ہے اور نہ کسی سے خوف و ہراس!!

رزق از وے بجو، نہ از زید و عمر — مستی از وے بجو، نہ از نیک و خمر
منعمی زو خواہ نے از گنج و مال — نصرت از وے جو نے از عم و خال
رومی

حق تعالےٰ سچے، ان کا وعدہ سچّا، مَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیلاً، ان سے زیادہ سچا کون ہوسکتا ہے، میں اپنے رزق کے متعلق بے فکر ہوں، میرا رزق مقسوم قطعاً مجھے پہنچ کر رہے گا، میں چاہوں یا نہ چاہوں میرا رزق مجھے مل کر رہے گا، وہ مجھ پر عاشق ہے، وہ مجھ سے جُدا کیسے رہ سکتا ہے؟

گر بخواہی ور نخواہی رزق تو — پیش تو آید دواں از عشق تو
آنچنانکہ عاشقی بر رزق و زار — ہست عاشق رزق خود بر رزق خوار
گر تو تشنابی بیاید بر درت — ور تو بشتابی، دہد دردِ سرت
رومی

Marfat.com

بہرحال اتباعِ نبوت میں طلبِ رزق میں اسبابِ قطعی کی حد تک میں کوشش بھی کرونگا. لیکن میرے قلب میں فکر و تردد کا نشان تک نہ ہوگا! اَجْمِلُوا فِی الطَّلَبِ[1] کا حکم میرے پیشِ نظر ہوگا! طلب کو رزق کے حصول کا مستقل سبب یا قطعی علت قرار نہ دونگا. کیونکہ اس روحانی قانون کا مجھے علم ہے کہ" بعد از طلب می یابم امانہ بطلب می یابم" طلب و جستجو مرادیابی کی مستقل علت نہیں. معاملہ محض فضل پر منحصر ہے. ہاں جستجو ضرور کی جائے. عادت الٰہی یہی ہے کہ حرکت میں برکت دیتے ہیں!

جستجوئے نیابد مراد دلی کسے مراد بیابد کہ جستجو دارد.

اپنے رزق سے میں وجوہِ خیر میں بوجہ اللہ جس قدر خرچ کرتا جاتا ہوں اتنا ہی زیادہ عطا کیا جاتا ہے! اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَیْکَ کا وعدہ سچا ہے. مجھے کمی اور قلت کا کوئی ڈر نہیں: لَا تَخْشَ مِنْ ذِی الْعَرْشِ اِقْلَالًا: کیا حق تعالیٰ نے صاف طور پر نہیں فرمایا:

---

[1] طلبِ رزق میں باوقار رہو.

Marfat.com

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ [۱]

میں وفورِ رزق پر حق تعالیٰ کا دل، زبان عمل سے شکر گزار ہوں اور شکر سے میرے رزق میں اضافہ ہوتا جارہا ہے

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِيْ لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ۔

۱۔ جو تم خرچ کرتے ہو اللہ تعالیٰ بعد میں اور دے دیتے ہیں اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والے ہیں

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پنجشنبہ

رفع خوف و حزن

مقصودِ زندگی حق تعالیٰ ہیں! ان ہی کی معرفت۔ ان ہی کی عبادت۔ ان ہی سے ہر معاملہ میں استعانت۔ ان ہی کی یافت۔ ان ہی کا شہود! اور یہ مقصود بحمد اللہ مجھے حاصل ہے!

از زندگیم بندگیِ تست ہوس
بر زندہ دلاں بے تو حرام است نفس
خواہد ز تو مقصودِ دل خود ہر کس
جامی ز تو خود ترا می خواہد و بس

حق تعالیٰ کے سوا ساری چیزیں حجابات، مقصود نہیں۔
ان کا کلی حکم یہ ہے:

Marfat.com

لِکَیْلَا تَاْسَوْا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰکُمْ[1]

میری زندگی کے یہ مصائب، یہ المناک واقعات، یہ دردناک حادثات حق تعالیٰ ہی کی مشیّت اور ارادہ سے وقوع پذیر ہو رہے ہیں! وہی ان کے خالق و مخترع ہیں، آمر و حاکم ہیں، فاعل ہیں، علّتِ حقیقی ہیں!

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا[2]

ایسا تو ہرگز نہیں کہ یہ ان کی مشیّت، ارادے، حکم یا مرضی کے بغیر واقع ہوئے ہوں، یا وہ ان سے غافل ہوں! نہیں، فاعلِ حقیقی وہی ہیں، جان کر ہر چیز کو پیدا کرتے ہیں: اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ!

---

[1] جو تم سے چھوٹ جائے اس پر غمگین نہ ہو اور جو تمھارے ہاتھ آئے اس پر اتراؤ نہیں۔

[2] کوئی مصیبت نہ دنیا میں آتی ہے اور نہ خاص تمھاری جانوں میں مگر وہ ایک کتاب میں لکھی ہے قبل اس کے کہ ہم ان جانوں کو پیدا کریں۔

Marfat.com

حق فاعل و ہر چہ جز حق آلات بود تاثیر ز آلت از محالات بود
ہستی کہ مؤثر حقیقی ست یکیست باقی ہمہ اوہام و خیالات بود جامی

جب ہر واقعہ کا ظہور حق تعالیٰ ہی کے علم و حکم سے ہو رہا ہے. اور حق تعالیٰ میرے مولیٰ ہیں اور مجھ پر رحیم ہیں. رؤف ہیں. تو جو کچھ بھی ان کی طرف سے پیش آئے گا اس میں رحمت بھی ہو گی اور حکمت بھی اسی لئے میں اپنے ارادے کو حق تعالیٰ کے ارادے اور مرضی کے تحت کر دیتا ہوں. ان کے فعل سے راضی ہو جاتا ہوں! وہ میرے مولیٰ ہیں. ستر ماؤں سے زیادہ مجھ پر شفیق ہیں. ہر ضیق سے وہ مجھے نجات دیں گے

آں کسے را کہ چنیں شاہے کشد سوئے تخت و بہتریں جائے کشد!
نیم جاں بستاند و صد جاں دہد آنچہ در وہمت نیاید آں دہد!

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ!
قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ! [1]

---

[1] کہہ کہ میں اللہ پر ایمان لایا اور اسی پر جم جا۔

Marfat.com

حصّہ دوم

خاص مُراقباتؔ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱)

الفاظ

میں یہ اچھی طرح جانتا ہوں کہ الفاظ میں عظیم الشان قوت مستور ہوتی ہے! یہ انسان کے قلب میں زلزلہ پیدا کرتے ہیں خیالات میں طوفان! خارجی ماحول کی تعمیر و تخریب میں ان کا اثر نہایت قوی ہوتا ہے!

شاد از سخن آدمی و غمناک شود　　پیدا از سخن جوہر ادراک شود
کافر نمی شود بصد دریا پاک　　حرف و سخن بہ یک سخن پاک شود

ہر لفظ جو میری زبان سے نکلتا ہے اس کا ایک نامعلوم دفتر میں اندراج ہوتا ہے اور اس کی جواب دہی مجھے ایک روز کرنی پڑتی ہے!

Marfat.com

مَا یَلفِظُ مِن قَولٍ اِلَّا لَدَیہِ رَقِیبٌ عَتِیدٌ[1] (پ۲۶ ع۱۶)

اب میری زبان سے وہی الفاظ نکلتے ہیں جو حق وصداقت سے مملو ہوتے ہیں، جو قطعاً ایجابی ہوتے ہیں سلبی نہیں! جن میں زندگی ہوتی ہے، قوت ہوتی ہے جو قلوب میں مسرّت و فرحت پیدا کرتے ہیں جو محبّت و شفقت سے لبریز ہوتے ہیں! جو ٹوٹے دلوں کو جوڑتے اور ان کو امید و رجا سے بھر دیتے ہیں!

اَحَبُّ الاَعمَالِ اِلَی اللہِ بَعدَ الفَرائِضِ اِدخَالُ السُّرُورِ عَلَی المُسلِمِ[2]

جو الفاظ میری زبان سے نکلتے ہیں وہ میری طرف خالی لوٹ کر نہیں آتے بلکہ اس مقصد کی تکمیل کرتے ہیں جس کے اظہار کے لئے وہ میری زبان سے نکلتے ہیں ان میں قوت عمل کوٹ کوٹ کر بھری ہے حق تعالیٰ کی تخلیقی قوت ان میں کام کر رہی ہے۔

---

[1] وہ کوئی لفظ منھ سے نہیں نکالتے مگر اس کے پاس ہی ایک تاک لگانے والا تیار ہے۔

[2] اللہ تعالیٰ کے ہاں فرائض کی ادائی کے بعد سب سے زیادہ محبوب عمل یہ ہے کہ مسلمان کے دل کو خوش کیا جائے۔ (حدیث)

Marfat.com

میں جو کہوں گا انشاءاللہ وہ ہو کر رہے گا! کیونکہ کوئی جملہ حق تعالیٰ کی رضا کے خلاف میری زبان سے نہ نکلے گا! جس کی تمنا کا توکلاً علی اللہ اظہار کروں گا اس کی تکمیل ہو کر رہے گی! جو حق تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے وہ اس کے لئے کافی ہوتے ہیں۔

كَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا [1] (النساء ...)

میں جانتا ہوں کہ الفاظ کا اثر کائنات کے غیر مرئی جوہر پر ہوتا ہے لہٰذا میں جہاں بھی جاؤں گا ایسے الفاظ کا استعمال کروں گا جو دوستی اور محبت ہی کی فضا پیدا کریں گے! میرے الفاظ سے سارے جہاں میں روشنی ہو گی اور قلوب کی تاریکی دور ہو گی۔

می تواند نفس کرد جہاں را روشن
ہر کہ چوں صبح برآرد بتامل دم را

مجھے یقین کامل ہے کہ میرے الفاظ سے میرے جسم اور جان دونوں کی تبدیلی میں آئے گی! جان کی تجدید کے لئے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا کلمہ کافی ہے اور اللہ کے پیارے الفاظ روح کی بالیدگی کا ضامن اور جسم کی پرورش کے لئے یہ الفاظ ہیں:

حَصَّنْتُ نَفْسِيْ بِالْحَيِّ الْقَيُّوْمِ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ اَبَدًا وَّرَفَعْتُ عَنْهَا السُّوْٓءَ بِاَلْفِ اَلْفِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ [2]

---

[1] اللہ تعالیٰ کامل سرپرست اور پورا مددگار ہے۔ [2] یہ دعائے حصار ہے صبح و شام یعنی بعد فجر اور بعد مغرب تین تین بار پڑھنا چاہئے انسان ہر آفت و بلا سے محفوظ رہتا ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں۔ حاشیہ جاری

Marfat.com

میں حق تعالیٰ کی حول و قوت سے تعمیری الفاظ کے ذریعہ نئے ماحول کی تخلیق کر رہا ہوں اور ہر لفظ جو میری زبان سے نکلتا ہے تو افق ہم آہنگی اور حسن وجمال کی تخلیق کرتا ہے!

حکیم میری نواؤں کا راز کیا جانے   ورائے عقل ہیں اہل جنوں کی تدبیریں

میرے الفاظ میری روح ہی کا ظہور ہیں، اس لئے وہ زندہ ہیں، مردہ نہیں! ان میں زبردست قوت ہے توانائی ہے. ان سے میں امن وطمانیت کی وہ عمارت تعمیر کروں گا جو خلل سے خالی ہوگی.

الفاظ میں قوت حیات ہوتی ہے! میں حق تعالےٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے اس قوت تخلیقی کا انکشاف میری ذات میں فرمایا میں اب اس کا استعمال حکومت الٰہیہ کے قیام کے لئے کروں گا!

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا یَنْبَغِیْ لِجَلَالِ وَجْھِکَ وَ عَظِیْمِ سُلْطَانِکَ [1]

(بقیہ حاشیہ) " جس نے اپنی ذات کو محفوظ کرلیا اسی حی قیوم کی حفاظت سے جس کو موت نہیں اور برائی کو لاکھوں بار لا الٰہ الا اللہ کہہ کر اس سے دور کیا۔

[1] اللہ تیرے لئے ہی تعریف ہے جو تیری عظیم ذات اور حکومت عظیمہ کے لائق ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۲)

صحت

تجدید ایمان کی وجہ سے میرے جسم کی تجدید عمل میں آرہی ہے۔ میرے جسم کا ہر ذرہ بدل رہا ہے۔ مجھے نئی ہستی، نیا وجود مل رہا ہے۔ ضعف کی جگہ قوت، مرض کے بجائے صحت توانائی اور حیات حاصل ہو رہی ہے! میں نے اپنا رخ مبدأ نور کی طرف کرلیا ہے!

اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ، اے اللہ میرے بدن کو عافیت عطا کیجیے۔

اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ، میرے کانوں کو عافیت عطا کیجیے۔

اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ، میری آنکھوں کو عافیت عطا کیجیے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ (تین مرتبہ) آپ کے سوا میرا کوئی معبود و رب نہیں!

میں جانتا ہوں کہ میرا حقیقی نفس (جس کو میں روح سے تعبیر کرتا ہوں بیمار نہیں ہوسکتا! میری روح نور مقیّد ہے، قطرۂ نور ہے، سراپا سرور ہے! صحت و قوت کا مبدء ہے!

قطرۂ نوری سراپا نور باش
بگزر از غم دائما مسرور باش رومی

ہر دن ہر گھڑی میری زندگی تازہ و توانا ہوتی جارہی ہے۔
میرے جسم کے ہر ذرہ سے توانائیوں کا چشمہ ابل رہا ہے۔
ہر روز میں جام صحت نوش کر رہا ہوں اور حق تعالےٰ کا حلم و کرم مجھے عافیت عطا فرما رہا ہے!

یَاحَلِیْمُ یَاکَرِیْمُ اِشْفِنِیْ (۳ مرتبہ) اے علیم و کریم خدا مجھے شفا عطا کیجئے

میرے قلب میں جذباتِ ایمانی زندہ ہیں، حق تعالیٰ کی محبت سے میرا سینہ معمور ہے، اسی محبت کے نور نے میرے قلب و بدن کو نورانی کردیا ہے، میرے وجود کا ہر ذرہ نورانی ہوگیا ہے، نور ہوگیا یہ نتیجہ ہے میری اس دعا کا:

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ نُوْرًا ۔ اے اللہ میرے نفس کو نورانی کر دیجئے اور مجھے نور کر دیجئے۔

اس نور نے میرے قلب کو سکون، میرے نفس کو اطمینان میرے بدن کو راحت عطا کی ہے۔ میں اب سراپا نور ہوں۔ دائماً مسرور ہوں قلب و نفس و بدن کی اس راحت و سرور کا نتیجہ صحت ہے عافیت ہے، سلامتی ہے، نجات ہے؛ بیماری سے آزار سے ضعف اور کمزوری سے۔

لَا بَاسَ. اِذْهَبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ، اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآءُكَ فَاشْفِنِیْ شِفَآءً لَّا یُغَادِرُ سُقْمًا۔ کچھ خوف نہیں، اے خلق کے پالن ہار، صحت عطا کر، تو ہی صحت دینے والا ہے۔ صحت تیری ہی دی ہوئی ہے تو مجھکو ایسی صحت دے کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے۔

اب خلق کی طرف سے میرے قلب میں نہ غیظ و غضب ہے نہ حزن و غم! ایمان کی آنکھ نے دیکھ لیا کہ وہ نافع ہیں نہ ضار! نفع و ضرر، سود و زیاں، منع و عطا حق کی جانب سے ہے، خلق کی طرف سے ہرگز نہیں! بلا و آزار کے وقت خلق و اسباب کو حق تعالے

کی طرف سے وہ تازیانہ تصور کرتا ہوں جو طلب و تقرب کے لئے مجھکو لگایا جاتا ہے تاکہ میں خوابِ غفلت سے جاگ جاؤں!

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَاَذْھِبْ — اے اللہ میرا گناہ بخش دے، اور میرے دل سے غَیْظَ قَلْبِیْ وَاَجِرْنِیْ مِنْ مُضِلَّاتِ — غصہ نکال دے، اور گمراہ کرنے والے فتنوں الْفِتَنِ مَا اَحْیَیْتَنِیْ۔ — سے بچا دے!

اذیت و بلا حق تعالیٰ کی طرف سے ہے، مبتلا کرنے والے حق تعالیٰ ہیں! میں ان لوگوں میں سے نہیں کہ ورودِ بلا کے وقت سست ہو جاؤں اور حق سے روگرداں اور حق تعالیٰ کی اس تہدید کا نشانہ بنوں: وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ۨ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ اور خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةَ کا مصداق بن جاؤں، دنیا اور آخرت دونوں کو کھو بیٹھوں اور کھلے نقصان میں رہوں!

ؔ پوری آیت یہ ہے: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَیْرُ اطْمَاَنَّ بِهٖ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ۨ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ قف خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةَ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ (پ۱۷ ع ۹) یعنی بعض آدمی اللہ کی عبادت کرتے ہیں کنارہ پر، پر اگر اس کو کوئی بھلائی پہونچتی ہے تو اسکی وجہ سے قرار پایا

Marfat.com

ناخوش تو خوش بود بر جانِ من　　دل فدائے یار دل رنجانِ من　رومی

اور جب مجھے نعمت و عطا حاصل ہوتی ہے تو میں خلق و اسباب دنیوی کو ایک ہاتھ تصور کرتا ہوں جو منھ میں لقمہ ڈالتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ہاتھ ایک آلہ ہے اور آلہ میں بذاتِ خود تاثیر کہاں:

مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ　　تمھارا اللہ کے سوا نہ کوئی دوست
وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ　　ہے نہ مددگار۔

منعم و معطی حق تعالےٰ ہی ہیں!

حق فاعل و ہر چہ جز حق آلات بود　　تاثیر ز آلت محالات بود
ہستی کہ مؤثرِ حقیقی ست یکیست　　باقی ہمہ اوہام و خیالات بود　جامی

اس یقین کے بعد کہ سود و زیاں حق تعالیٰ کی جانب سے ہے اور میرے دشمن کی طرف سے نہیں۔ وہ مثل میت کے ہے غسال کے ہاتھ میں۔ یا گیند کی طرح چوگان کے تصرف میں۔ میرا قلب عداوت

(بقیہ سلسلہ صفحہ　) اور اگر اس پر کوئی آزمائش ہوگی تو منھ اٹھا کر چل دیا۔ دنیا اور آخرت دونوں کو کھو بیٹھا۔ یہی کھلا نقصان ہے۔

Marfat.com

کے غم سے بالکل آزاد ہو جاتا ہے اور میں اپنے عدو کو قطعاً معاف کر دیتا ہوں۔

لَمَّا عَفَوْتُ وَلَمْ اَحْقَدْ عَلٰی اَحَدٍ — جب میں نے معاف کر دیا اور کسی کے متعلق اپنے دل میں
اَرَحْتُ نَفْسِیْ مِنْ هَمِّ الْعَدَاوَةِ — دشمنی نہیں رکھی تو میں نے اپنے نفس کو غم عداوت سے نجات دلائی۔

اور بفحوائے وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا[1] میں خلق سے کٹ کر حق تعالیٰ کے قدموں پر اپنا سر رکھ دیتا ہوں! انھیں راضی کرنے میں دیر کیتی لگتی ہے۔ وہ رؤف و رحیم ہیں، غفور و کریم ہیں، ذوالفضل العظیم ہیں! ان ہی کا قول تو یہ ہے ان کے ایک عاشق کے الفاظ میں:

در حضرت ما دوستی یکدلہ کن — ہر چیز کہ غیر ماست آنرا یلہ کن
یک صبح با اخلاص بیا بر درِ من — گر کار تو بر نیاید آنگہ گلہ کن (ابو سعید مہنہ)

افکار نے میری صحت برباد کر رکھی تھی، ایمان کی روشنی نے افکار کی ظلمت کو دور کر دیا، اب صحت کی تجلیات میرے جسم کے ہر رگ و ریشہ سے ہو رہی ہیں، راحت و سرور کا فور ہے، جان و تن آرام سے ہیں! فللّٰہ الحمد۔

در ہجر تو بودہ اندوہ و آزارم — از وصل تو رفت ہستی و پندارم
شادی آمد و نصیب جانم شد — اکنوں جان و تن خویش براحت دارم
لا اعلم

---

[1] اور سب سے قطع کر کے اسی کی طرف متوجہ رہو۔
(مزمل ۱، ع)

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(۳)

صِحّت

"میرے اندر ایک قوتِ الٰہیہ موجود ہے جو صحت بخشتی ہے اور صحت کو قائم و برقرار رکھتی ہے۔"

طمانیت اور سکون کے ساتھ میں مذکورہ بالا صداقت کو ذہن نشین کرتا ہوں؛ فکر و تردد، غم و حزن، بیم و ہراس کو اپنے قلب سے دور کرتا ہوں اور ان تمام خیالات کو بھی اپنے دماغ سے دفع کرتا ہوں جو "ایجابی" نہیں! میری آنکھوں کی ٹھنڈک حق تعالیٰ کی محبت اور ان پر ایمان ہے! اسی لذت و حلاوت سے میرا قلب کیف اندوز ہے! آہستہ اور طمانیت کے ساتھ میں ان الفاظ کو دہراتا ہوں:

"میرے اندر ایک قوتِ الٰہیہ موجود ہے جو صحت بخشتی ہے

اور صحت کو قائم و برقرار رکھتی ہے۔" (خموشی)

پرسکون و بردقلبی کے ساتھ میں ان الفاظ کی تکرار کرتا ہوں۔

میرے اندر ایک قوتِ الہیّہ موجود ہے جو صحت بخشتی ہے
اور صحت کو قائم و برقرار رکھتی ہے۔"

(خموشی)

ہاں پھر سکون و چین کے ساتھ میں ان الفاظ کو دہراتا ہوں:

"میرے اندر ایک قوت الہیّہ موجود ہے جو صحت بخشتی ہے
اور صحت کو قائم و برقرار رکھتی ہے۔"

(خموشی)

پھر میں انھی الفاظ کی تکرار کرتا ہوں۔ (خموشی)

اور پھر اور پھر!!

اسی صداقت پر میرا یقین ہے، ایمان ہے، یہی میرے قلب پر چھائی ہوئی ہے! اسی مراقبے کے دوران میں قوّتِ الہیّہ، جو ہمہ تواں اور قادرِ مطلق ہے اور جو میرے اندر موجود ہے، میری

صحت کی تکمیل کر رہی ہے، مجھے کامل شفا عطا کر رہی ہے۔ کیوں کہ میرے جسم کا ہر ذرہ اس قوتِ الٰہیہ کی طرف متوجہ ہے اور زبانِ حال سے کہہ رہا ہے:

اَسْئَلُ اللّٰہَ العَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَنِیْ[1] (۷ بار)
میں خدائے بزرگ و برتر سے جو عرش عظیم کا رب ہے عرض کرتا ہوں کہ مجھے شفا بخشیں۔

جوں جوں اس صداقت پر غور کرتا جاتا ہوں میری عقل سے ظلمت دور ہوجاتی ہے اور اس حقیقت کا انکشاف ہوتا جاتا ہے جو مجھے حُرّیت تامہ عطا کرتی ہے!

بہر صورت میں اپنے آپ کو اچھا نہیں کرسکتا۔ شفا دینا حق تعالیٰ کا کام ہے! اسی لئے ابراہیم خلیل اللہ نے فرمایا تھا:

وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ۔ جب بیمار ہوجاتا ہوں تو وہی مجھے شفا بخشتا ہے
(پ ۱۹ ع ۹)

---

[1] یہ حدیث کے الفاظ ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص بیمار کی عیادت کرے جس کی اجل نہیں آئی ہے تو سات بار اس کے نزدیک یوں کہے اَسْئَلُ اللّٰہَ العَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَكَ حق تعالیٰ اس کو اس مرض سے عافیت دے۔

Marfat.com

جب میں ہی قوت الٰہیہ کو جو میرے اندر موجود ہے، جو مجھ پر محیط ہے وجداناً اپنے اندر پاتا ہوں تو مجھے شفا ہوتی ہے۔ عاجلاً و کاملاً! میں اپنے آپ کو تندرست و توانا پاتا ہوں اور مجھے معلوم تک نہیں ہونے پاتا کہ یہ معجزہ کس طرح وقوع پذیر ہوا:

آں کہ شد آسش بشاہ فرد خویش یافت درماں ہائے جملہ درد خویش رومی

ذاتی کوششوں پر سے جب بھروسہ اُٹھ جاتا ہے اور قوتِ الٰہیہ کے سوا اور کوئی آسرا نہیں رہتا اور حق تعالےٰ کے رحیم و حلیم ہونے کا یقین پیدا ہو جاتا ہے تو شفا کی بجلی کوندتی ہے اور ساری بیماریوں کو جلا کر خاکستر کر دیتی ہے! پھر عاشقِ رنجور کو صبر کا ثمرہ عطا ہوتا ہے!

اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۔ صبر کرنے والوں کو صلہ بے شمار ہی ملے گا۔ (پ ۲۳، ع ۱۶)

اِسی لئے ہر عاشقِ رنجور کی زبان سے یہ الفاظ نکلتے ہیں ؎

عاشقم بر رنج خویش و درد خویش بہرِ خوشنودی شاہ فرد خویش ۔ رومی

بقیہ صفحہ) (اخرجہ ابوداؤد والترمذی وحسنہ ابن حبان وصححہ والنسائی والحاکم وقال صحیح علی شرط الشیخین

جو بادشاہ ایک جان کے معاوضہ میں سو جان عطا کرتا ہے۔ ایک پھول لے کر سارا گلستاں ہی بخش دیتا ہے۔ اس کے دیئے ہوئے آزار پر اس کی لگائی ہوئی ضرب پر کون خوش نہ ہوگا۔ کون اپنی جان فدا نہ کرے گا۔ کس کی زبان سے فرط مسرت سے یہ الفاظ نہ نکلیں گے ؎

نہ شود نصیب دشمن کہ شود ہلاک تیغت
سر دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی

کس کی آرزو نہ ہوگی:

نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

شفا بخشی کا روحانی عمل نتیجہ ہے حب الٰہی کا، رضا بالعطا کا، توافق بالقضا کا، حفظ حال کا، اعراض عن الاعتراض کا، یعنی حق تعالیٰ کے فعل سے راضی ہو جانے کا۔ کیوں کہ جب ہم ان سے راضی ہو جاتے ہیں تو وہ ہم سے راضی ہو جاتے ہیں اور ہم سے راضی ہو کر ہمیں وہ سب کچھ عطا کرتے ہیں جو ہمارے مطالبات یا مطلوبات ہیں۔

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ

اللہ ان سے راضی وہ اللہ سے راضی۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۴)

رفع خوف و حزن

حق تعالےٰ میرے مولیٰ و نصیر ہیں، میرے محسن و منعم و مکرم ہیں، میری قوتِ بازو اور میری پناہ گاہ ہیں! ان ہی پر مجھے بھروسہ ہے میری زندگی کی قوت و حرکت حق تعالیٰ ہی ہیں ان ہی پر مجھے اعتماد ہے! وہی میرا سہارا ہیں!

حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل	میرے لئے اللہ کافی ہے وہ کیا ہی بہتر کارساز
نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْر!	ہے وہ بہت اچھا مددگار و دستگیر ہے۔
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَا	اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں، اے اللہ
رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا جَارَ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ	اے رحمٰن، اے رحیم، اے پناہ مانگنے والوں

Marfat.com

يَا اَمَانَ الْخَائِفِيْنَ . يَا عِمَادَ مَنْ — کی پناہ، اے ڈرنے والوں کو امان دینے والے

لَا عِمَادَ لَهٗ . يَا سَنَدَ مَنْ لَا سَنَدَ — پناہ اس کی جس کی کوئی پناہ نہیں، تکیہ اس کا

لَهٗ . يَا ذُخْرَ مَنْ لَا ذُخْرَ لَهٗ يَا حِرْزَ — جس کا کوئی تکیہ نہیں، بخشائش اس کی جس کی

الضُّعَفَاءِ . يَا كَنْزَ الْفُقَرَاءِ . يَا عَظِيْمَ — کوئی بخشائش نہیں، اے ضعیفوں کے بچانے

الرَّجَاءِ . يَا مُنْقِذَ الْهَلْكٰى . يَا مُنْجِيَ — والے، اے فقیروں کے خزانہ، اے بڑی امید

الْغَرْقٰى . يَا مُحْسِنُ يَا مُكْرِمُ يَا مُنْعِمُ — اے ہلاک ہونیوالوں کو بچانے والے، اے ڈوبنے

يَا مُفْضِلُ يَا جَبَّارُ يَا مُنِيْرُ . — والوں کو نجات دینے والے، اے محسن اے کرم کرنے

اَنْتَ الَّذِيْ سَجَدَ لَكَ سَوَادُ اللَّيْلِ — اے انعام والے، اے فضل والے تو، اے جبار اے

وَضَوْءُ النَّهَارِ وَشُعَاعُ الشَّمْسِ — روشن کرنیوالے، تیری وہ ذات ہے کہ سجدہ کیا تجھکو رات کی

وَنُوْرُ الْقَمَرِ وَخَفِيْقُ الْبَحْرِ وَ — سیاہی نے اور دن کی روشنی نے، آفتاب کی شعاع نے

دَوِيُّ الْمَاءِ . يَا اللّٰهُ اَنْتَ اللّٰهُ — اور چاند کے نور نے، دریا کے جاندار اور پانی کے شور نے

لَا شَرِيْكَ لَكَ . اَسْئَلُكَ اَنْ — یا اللہ تیرا کوئی شریک نہیں، تجھ سے چاہتا ہوں کہ تو

تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ — بھیجے تو اپنے بندے اور رسول محمد

رَسُوْلِكَ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ ! — پر اور آل محمد پر۔

Marfat.com

خوف کا تسلط میرے قلب پر کیسے ہو سکتا ہے جب میرے مولیٰ میرے قریب ہیں، میرے ساتھ ہیں، محیط پر محیط ہیں! کسی قسم کی پریشانیوں سے مجھے کیا غم جب ان کی قوت میرے اندر موجود اور سرگرم عمل ہے!؟

اَللّٰہُ حَاضِرِیْ اَللّٰہُ — اللہ میرے پاس موجود ہے، اللہ میرا

نَاظِرِیْ اَللّٰہُ مَعِیْ " — نگراں ہے، اللہ میرے ساتھ ہے

اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ (ہود ع) — میرا رب قریب ہے، دعاؤں کا قبول کرنیوالا۔

نحن اقرب[۱] از کتاب حق بخواں — نسبت خود را بحق نیکو داں

ہست حق از ما بما نزدیک تر — ما ز دوری گشتہ جویاں دربدر

قرب حق کے اس احساس کو قلب میں لئے ہوئے ہیں اپنے روزمرہ زندگی کے فرائض کو بے فکری اور خوش دلی کے ساتھ ادا کرتا رہوں گا سکون و طمانیت میرے ہر فعل و حرکت سے ظاہر!

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا — تم غم مت کھا، بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہیں۔

سوئے نومیدی مرو کامید ہاست — سوئے تاریکی مرو خورشید ہاست رومی

---

[۱] نحن اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ یعنی ہم تجھ سے تیری رگ گردن سے زیادہ قریب ہیں۔

مجھ پر کون غالب آسکتا ہے، حق تعالیٰ میری قوت بازو ہیں۔

میرے مولیٰ اور ناصرِ حقیقی!

وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ — مدد صرف اللہ تعالیٰ کے پاس سے ہوتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَنَاصِرِیْ — اے اللہ تو میرا دست بازو اور میرا مددگار ہے

دامن او گیر اے یارِ دلیر — کو منزہ باشد از بالا و زیر (رومی)

مجھ پر کوئی غالب نہیں آسکتا کیونکہ میرے قلب سے ہر آن محبت اور خیر خواہی کی شعاعیں نکل رہی ہیں، ان کے مقابلہ میں غیظ و غضب، طنز و تعریض سب فنا ہو جاتے ہیں وجود ہی میں نہیں آسکتے!

دشنام خلق را ندہم جز دعا جواب

ابرم کہ تلخ گیرم و شیریں عوض دہم! (صائب)

اب میں ہر خوف، ہر شبہ اور وسواس، ہر فکر و غم سے ماورا ہوں! کوئی سلبی خیال، کوئی باطل خطرہ، میرے قلب میں جگہ نہیں پاسکتا، میں قطرۂ نور ہوں، سراپا نور ہوں، حزن و غم سے دور ہوں، دائماً مسرور ہوں!

Marfat.com

واکشیدم لذت و غم را بروں کردم ز دل
چوں تہی از مغز گردید استخواں، انداختم — ناصر علی

خوف کا تسلط اب میرے قلب پر ممکن نہیں کیونکہ حق تعالیٰ میرے ساتھ ہیں! فکر و تردد کا بار میرے سینہ پر نہیں کیوں کہ حق تعالیٰ میرے تمام کاروبار کے وکیل و کارساز ہیں!

قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ (پ ۱۳، ع ۱۰) — آپ فرما دیجئے کہ وہ میرا رب ہے اسکے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں میں نے اسی پر بھروسہ کرلیا اور اسی کے پاس مجھکو جانا ہے۔

اے ناخدا از مصلحت ما بشوی دست
ما با خدائے خویش بکشتی نشستہ ایم! — صائب

میرا دل قوی ہے، خوش ہے، میں خوف سے بالکل آزاد ہوں، کیوں کہ میں نے اپنا سارا بوجھ حق تعالیٰ کو سونپ دیا ہے اور ان کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیدیا ہے۔

فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ — حق تعالیٰ بہترین محافظ ہیں اور وہ سب سے

Marfat.com

الرَّاحِمِیْن۔ بِسْمِ اللّٰہِ اَفْتَحُ وَبِہٖ اَخْتَتِمُ۔ اللّٰہ، اللّٰہ اللّٰہ! زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ ہی کے نام سے شروع کرتا ہوں اور ان ہی کے نام پر ختم کرتا ہوں۔

این ہمہ غمہا کہ اندر سینہ ہاست
از غبار و گرد و باد و بود ماست
این غمان بیخ کن چوں داس ماست
این چنیں و چنان وسواس ماست

ڈروں کس چیز سے جب حق تعالیٰ ہر جا حاضر و موجود ہیں:
وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطًا! غم و حزن سے مجھے کیا سروکار جب حق تعالیٰ میری رہبری فرما رہے ہیں اور ہر روز میرے معاملات کو اپنی خاص توجہ سے درست فرما رہے ہیں؟ کیا وہ میرے لئے کافی نہیں؟ ان کے ہوتے ہوئے مجھے کسی کا کیا ڈر؟

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ وَ یُخَوِّفُوْنَکَ بِالَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِہٖ؟ (پ۲۴، ع۱) کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں؟ کیا تجھ کو یہ لوگ ان سے ڈراتے ہیں جو خدا کے ماسوا ہیں؟ (۱ ذرمت)

سینۂ افلاک سے اٹھتی ہے آہِ سوزناک
مردِ حق ہوتا ہے جب مرعوب سلطان و امیر
اقبال

حق تعالیٰ میری راہ کو آسان بنا رہے ہیں۔ ان کے لئے ہر چیز آسان ہے! مومن کی تائید انھوں نے اپنا حق قرار دے لیا ہے۔

كَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ مسلمانوں کی مدد ہم پر ضروری ہے۔

اب مجھے ٹھوکر کا کوئی اندیشہ نہیں کیونکہ حق تعالیٰ میرے راستہ کا نور ہیں!

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ۔ پ ۳، ع ۲ — اللہ ساتھی ہے ان لوگوں کا جو ایمان لائے اور ان کو تاریکیوں سے نکال کر بچا کر نور کی طرف لاتا ہے۔

یارب ز کرم امید بے بیم دہ علمی کہ رضائے تست تعلیم دہ
تاریکیٔ عقل در کشاکش دارد از شمع رضا فروغ تسلیم دہ!

اب میں زندگی کے ہر واقعہ کو بلا خوف و ہراس خوش آمدید کہوں گا اور مظاہر و آثار سے قطعاً متردد نہ ہوں گا! ان میں تو ہر آن تغیر ہے، کوئی دو آن یہ قائم نہیں اور میں نے ذات ازلی و ابدی کو اپنا مقام بنا لیا ہے! ایمان کی مضبوط چٹان پر کھڑا ہوں اور کوئی چیز میرے سکون و وقار کو متزلزل نہیں کر سکتی!

كُنْتَ وَتَكُوْنُ وَاَنْتَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ تَنَامُ الْعُيُوْنُ وَتَنْكَدِرُ النُّجُوْمُ
وَاَنْتَ حَيٌّ قَيُّوْمٌ لَا تَاْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ۔

حاشا کہ دلم از تو جدا خواہد شد یا با کس دیگر آشنا خواہد شد
از مہر تو بگسلد کرا دارد دوست وز کوئے تو بگذرد کجا خواہد شد

میں حق تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں جو میرے مولیٰ و ناصر ہیں۔ جنھوں نے میرے قلب کو ہر غم و حزن خوف و فکر سے آزاد فرما دیا ہے اور اس کو سکون و اطمینان سے معمور فرما دیا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ بہت ستھری
طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ ستھری تعریفیں جن میں برکتیں بھری ہیں۔

لہ حضرت موسیٰؑ جب فرعون کے مقابلے کو چلے اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حنین کی لڑائی کے لئے جب چلے تو یہ دعا پڑھتے چلے اور ہر مصیبت زدہ کو یہ دعا پڑھنا چاہیئے۔ اس کے معنی یہ ہیں: "تو ہے اور تو رہے گا۔ تو ایسا زندہ ہے جس کو موت نہیں آنکھیں سوتی ہیں اور ستارے بدلتے ہیں: تو زندہ اور زندہ رکھنے والا ہے! تجھکو اونگھ اور نیند نہیں چھو سکتی! اے زندہ و قائم رہنے والے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۵)

رفعِ خوف وحزن

ہم پر کوئی حادثہ یا مصیبت نہیں نازل ہو سکتی مگر وہی جو حق تعالیٰ نے ہمارے لئے مقدّر فرمائی ہے! وہ ہمارے مولیٰ ہیں آقا ہیں، ہمیں اپنے سب کام انھیں کے سپرد کر دینے چاہئیں" ان ہی پر بھروسہ کرنا چاہیئے! مجھے ان کے در کے سوا کہاں پناہ مل سکتی ہے اور کون مجھے پناہ دے سکتا ہے؟

قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۔

(پ ۱۰، ع ۱۳)

آپ کہہ دیجئے کہ ہم پر کوئی حادثہ نہیں پڑ سکتا مگر وہی جو اللہ نے ہمارے لئے مقدر فرمایا ہے، وہ ہمارا مالک ہے، اور اللہ پر تو سب مسلمانوں کو اپنے کام سپرد رکھنے چاہئیں

Marfat.com

شاد و خنداں پیش تیغش سر بنہ ہمچو اسمٰعیل پیشش سر بنہ

میرا پختہ ایمان ہے کہ ہر غم و مصیبت کا مجھ پر ورود حق تعالیٰ ہی کی مشیت و ارادت سے ہوتا ہے:

مَا اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۔ پ۲۸، ع۵ ۔ کوئی مصیبت بدون خدا کے حکم کے نہیں آتی۔

جب ہر مصیبت کا ورود حق تعالیٰ ہی کے حکم و ارادہ سے ہوتا ہے اور حق تعالیٰ مجھ پر بعد ایمان[1] رحیم ہیں جیسا کہ ان کا ارشاد ہے: کَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا ۔ تو اب جو کچھ بھی ان کی طرف سے پیش آئے گا، اس میں رحمت بھی ہوگی اور حکمت بھی!

بدی از یار پسندیدہ مبر حاشا کان پسندیدہ بجز کار پسندی نکند

جو اس کی آنکھ مظاہر و حقائق میں فرق نہیں کر سکتی، نمود و بود کے امتیاز سے قاصر ہوتی ہے! اسی لئے تاکید فرما دی گئی ہے:

عَسٰی اَنْ تَکْرَهُوْا شَیْئًا و شاید تم کسی چیز کو برا جانو و

[1] بہر صورت مجھے اپنے ایمان کی حفاظت ضروری ہے۔

يَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا (پ ۴، ع ۱۴) حق تعالیٰ نے اس میں خیر کثیر رکھی ہو۔

میری عقل بھی امروز و دوش کی زنجیروں میں پابستہ ہے

تابع نفس ہے، حقیقی اقدار سے غافل، حقیقت سے جاہل ہے، اسے منزل کی خبر نہیں، اس کو حقائق حیات کا علم نہیں!

زیں خرد جاہل ہمی باید شدن دست در دیوانگی باید زدن

اوست دیوانہ کہ دیوانہ نشد کاں عسس را دید و در خانہ نشد! رومی

عاقل و بالغ تو وہی مرد ہے جو ہویٰ و ہوس سے آزاد ہے

علم اللہ کا تابع ہے، اس کے سوا سب ہی بچے ہیں! نادان اور بے عقل!

خلق اطفال اند جز مستِ خدا نیست بالغ جز رہیدہ از ہویٰ! رومی

بچہ ہی تو دودھ چھوٹتے وقت پریشان ہو جاتا ہے، سخت تکلیف محسوس کرتا ہے، اس کو ایک مصیبت خیال کرتا ہے لیکن وہی کچھ عرصہ بعد اپنی ماں کو بھی دعا دیتا ہے کہ ع جزاک اللہ چشم باز کردی! اگر تو میرا دودھ نہ چھڑاتی تو میں آج یہ لذیذ و نفیس غذائیں کیونکر کھاتا!

Marfat.com

بچہ ہی تو ختنہ کو ایک مصیبت عظمیٰ خیال کرتا ہے اس سے پناہ مانگتا ہے۔ لیکن اس کی مہربان ماں اس کو مصیبت نہیں سمجھتی!

طفل می لرزد زنیشِ احتجام مادرِ مشفق ازآں غم شاد کام

مجھ پر یہ جو مصیبت آئی ہے وہ حق تعالیٰ ہی کی ارادہ اور مشیت سے آئی ہے اور حق تعالیٰ میرے آقا اور مولیٰ ہیں اور مجھ پر رحیم ہیں ان کی طرف سے جو بات بھی آتی ہے اس میں خیر ہی ہوتی ہے۔ وہ رحمت سے مملو ہوتی ہے۔ ہرگز حکمت سے خالی نہیں ہوتی۔ اس لئے میں اپنی ارادت حق تعالیٰ کی ارادت اور مرضی کے تحت کردیتا ہوں۔ ان کے فعل سے راضی ہوجاتا ہوں۔ ان کے حکم کے آگے سر جھکا دیتا ہوں۔ لیکن ان ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں تھامے رکھتا ہوں اور وہ جس تاریکی میں بھی مجھے لے چلنا چاہیں ذوق و شوق کے ساتھ قدم اٹھاتا ہوں۔ یقیناً وہ مجھے بالآخر سرسبز و شاداب وادی ہی میں پہونچا دیں گے۔ وہ میرے مولیٰ ہیں۔ میرے مالک ہیں۔ ستر ماؤں سے زیادہ مجھ پر رحیم ہیں۔ بے ضرورت وہ مجھے آزمائش میں کیوں مبتلا کریں گے؟

Marfat.com

آں کسے راکہ چنیں شاہے کشد   سوئے بخت و بہتریں جائے کشد

نیم جاں بستاند و صد جاں دہد   آنچہ در وہمت نیاید آں دہد! رومیؒ

ایسے کریم کا در چھوڑ کر کہاں جاؤں، کس کے آگے ہاتھ پھیلاؤں، کس کے قدم پکڑ لوں؟!

تو کریم مطلق و من گدا چہ کنی جزا نیکہ نخوانیم
در دیگرے بنما کہ من بکجا روم چو برانیم
نہ بنقشِ بستہ مشوشم نہ بحرفِ ساختہ سرخوشم
نفسی بیادِ تو می کشم چہ عبارت و چہ معانیم
ہمہ عمر ہرزہ دویدہ ام خجلم کنوں کہ خمیدہ ام
من اگر بحلقہ تنیدہ ام تو برونِ در منشانیم   بیدلؒ

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَاِلَیْکَ الْمُشْتَکٰی وَبِکَ الْمُسْتَغَاثُ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اے اللہ تیری ہی لئے تعریف ہے اور شکایتیں تیری ہی بارگاہ میں پیش ہیں اور تجھ ہی سے فریاد ہے اور تو ہی مستعان ہے اور اللہ کے سوا نہ کسی میں حرکت ہے اور نہ قوت۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۶)

طمانیت و جمعیتِ نفس و اعتماد

تجرید نفسی کے ساتھ جب میں اپنے اندر دیکھتا ہوں تو حق تعالیٰ کو موجود پاتا ہوں! ان کی باطنیت کا احساس مجھے سکون، طمانیت و جمعیت قلب عطا کرتا ہے! وہ میرے ساتھ ہیں، میرا قلب ان کی تجلی گاہ ہے! ان کی معیت سے مجھے علوئے تمکین حاصل ہے!

اَنتُمُ الاَعلَونَ وَاللّٰہُ مَعَکُم (پ، ع) اور تم ہی غالب رہوگے اور اللہ تمہارے ساتھ ہے۔

اُن کی یاد، ان کی یافت و شہود سے مجھے وہ لذت و سرور حاصل ہے جس کے مقابلہ میں تمام جہان کی لذتیں ہیچ ہیں:

کائے بلبل جاں مست بیادِ تو مرا دی پایہ غم پست بیادِ تو مرا
لذات جہاں را ہمہ در پا فگند ذوقیکہ دہد دست بیادِ تو مرا

محض اِس تصور سے کہ وہ میرے ساتھ ہیں اور میری زندگی ان ہی کی توجہ سے قائم ہے اور ان ہی کی نظرِ عنایت کی وجہ سے ان نعمتوں سے محظوظ ہو رہا ہوں۔ جو ہر روز ہر ساعت مجھ پر بارش کی طرح برس رہی ہیں، میرے قلب کو سکون ہے، میرے نفس کو جمعیت و طمانیت حاصل ہے، میری روح کو سرور نصیب ہے!

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ مراد اس سے وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے
بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ اور اللہ کے ذکر سے انکے دلوں کو اطمنان ہوتا ہے
تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔ پ۱۳، ع۔ خوب سمجھ لو کہ اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ہو جاتا ہے

میرا قیام ذاتِ حق میں ہے اور میں حق تعالیٰ کی حول و قوت سے اپنے تمام فرائض کو حسن و خوبی کے ساتھ انجام دے سکتا ہوں۔ اور بحمداللہ دے رہا ہوں، تمام مزاحمتیں میری راہ سے دور ہو رہی ہیں اور ہر لحظہ میری قوتوں میں اضافہ ہو رہا ہے، کیونکہ حق تعالیٰ میرے

Marfat.com

ساتھ ہیں اور میری اعانت فرما رہے ان کی معیت و نصرت کی وجہ سے میں اپنی زندگی میں کسی واقعہ سے خوف زدہ نہیں ہوتا، نہ کوئی حادثہ مجھے پریشان کرسکتا ہے:

اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ (پ۱۲ ع۷) میرا رب قریب ہے قبول کرنے والا۔

قُلِ اللّٰہُ یُنَجِّیْکُمْ مِّنْھَا وَمِنْ کُلِّ کَرْبٍ (پ۷ ع۱۴) کہہ دیجئے کہ اللہ ہی تم کو ان سے نجات دیتا ہے اور ہر غم سے۔

دامن او گیر اے یار دلیر | کو منزہ باشد از بالا و زیر
اور برآرد از کدورت با صفا | مرحبا ہائے ترا گیر دوفا (رومی)

میں جانتا ہوں کہ میری زندگی کا ہر واقعہ اس مقصد کی تکمیل کر رہا ہے جو حق تعالیٰ کے علم میں ہے۔ راحت و غم۔ بلا و طرب، لذت و الم مجھے اپنا سلوک طے کرنے میں مدد دے رہے ہیں! دونوں میرے لئے خیر ہیں۔ میں ان میں کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح نہیں دیتا۔ ع ہر چہ از دوست میرسد نیکو است!

بس زبوں وسوسہ باشی ولا (رومی) گر طرب را باز دانی از بلا

میں صبر و استقلال کے ساتھ، سکون واطمینان کے ساتھ مردانہ وار میدانِ زندگی میں قدم اٹھا رہا ہوں:

شوق میری لَے میں ہے شوق میری نَے میں ہے
نغمۂ اَللّٰہ ھُوْ میری رگ و پے میں ہے! اقبالؔ

میں مردانہ وار آگے بڑھتے جا رہا ہوں کیوں کہ میں جانتا ہوں کہ مجھے ابدی زندگی عطا ہوئی ہے اور یہ "عالم، یہ ہنگامۂ رنگ وصوت،" میری آخری منزل نہیں! سعی و کوشش، عمل و مجاہدہ کے لئے میں یہاں بھیجا گیا ہوں اور چونکہ حق تعالیٰ ہر جگہ حاضر و موجود ہیں، کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں حق تعالیٰ حاضر و موجود نہیں، اس لئے میں ہر وقت حق تعالیٰ ہی کے حضور میں ہوں اور ان کی لامتناہی قوّت پر اعتماد کر سکتا ہوں، ہر وقت ان ہی کی حول و قوّت سے کام لے سکتا ہوں وہی میری قوّتِ بازو ہیں، میرے معین و مددگار ہیں، میرے مولیٰ و نصیر ہیں:

اَللّٰھُمَّ بِکَ اُحَاوِلُ وَبِکَ — اے اللہ تیری ہی قوت سے ارادہ کرتا

أُصَاوِلُ أَنْتَ عَضُدِیْ وَأَنْتَ ہوں اور تیری ہی مدد سے حملہ کرتا ہوں
نَاصِرِیْ. تو ہی میرا دست و بازو اور تو ہی میرا مددگار ہے

دارم شب و روز کار یارب یارب   نخلم نفس ست و بار یارب یارب
کار دو جہاں شود بیک یارب راست   یارب یارب ہزار یارب یارب

حق تعالیٰ میرے مولیٰ ہیں میرے آقا ہیں. مجھ پر رحیم ہیں ذوالفضل العظیم ہیں، ان کی محبت و رحمت کا یقین اپنے دل میں لئے ہوئے میں مردانہ وار آگے بڑھا جا رہا ہوں! مجھے کون زیر کر سکتا ہے. کون شکست دے سکتا ہے جب حق تعالیٰ میرے ساتھ ہیں. جب میں حق تعالیٰ کا ہاتھ تھامے ہوئے ہوں! ان ہی کا ہاتھ میرے لئے کام کر رہا ہے اور کون نہیں جانتا کہ وہ غالب و کار آفریں. کارکشا و کارساز ہوتا ہے!

عالم ہے فقط مومن جانباز کی میراث
مومن نہیں جو صاحب لولاک نہیں ہے   اقبال

جو لفظ بھی میرے منھ سے نکلتا ہے. اس میں حق گوئی

Marfat.com

اور بے باکی ہوتی ہے۔ میں حق تعالیٰ کی قوتوں کا مظہر ہوں، میری قوتیں اس لئے لاتمناہی ہیں، ان کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ حق کے مقابل کون آسکتا ہے! جو آتا ہے منہ کی کھاتا ہے!

آئینِ جواں مرداں، حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی
اقبالؔ

میری زندگی کا حق تعالیٰ کے علم میں کوئی مقصد ضرور ہے اور میرا ہر لفظ اس مقصد پر اعتماد ظاہر کرتا ہے! حق تعالیٰ کا ہر کام اچھا ہی ہوتا ہے! وہ اچھے ان کا ہر کام اچھا! ؎

جامیؔ از یار پسندیدہ مبر یدحاشا!
کان پسندیدہ بجز کارِ پسندی نکند!

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۷)

وفورِ رزق

حق تعالیٰ نے رزق کا خود ذمہ لیا ہے:

وَمَا مِن دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا۔ (پ۱۲، ع۱) — اور زمین پر کوئی ایسا چلنے والا نہیں جس کے رزق کا ذمہ اللہ پر نہیں۔

صرف ذمہ داری پر اکتفا نہیں کیا۔ قسم بھی کھائی ہے۔ صرف قسم پر اکتفا نہیں کیا۔ مثال سے واضح کیا ہے:

وَفِی السَّمَآءِ رِزْقُکُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ. فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّہٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا اَنَّکُمْ تَنْطِقُوْنَ. پ۲۶، ع۱۸ — اور تمہارا رزق اور جو تم سے وعدہ کیا جاتا ہے سب آسمان پر ہے۔ سو قسم ہے زمین و آسمان کے رب کی کہ یہ بات برحق ہے جیسا کہ تم باتیں کرتے ہو!

Marfat.com

جملہ را رزّاق روزی می دہد قسمتِ ہر یک بہ پیشش می نہد
فی السّماء رزقکم نشنیدۂ اندریں پستی چہ بر چفسیدۂ

حق تعالیٰ ان لوگوں کو بھی رزق دیتے ہیں جو غفلت و معصیت میں مبتلا ہیں، فسق و فجور میں چور ہیں، پھر وہ جو حق تعالیٰ کی اطاعت و رعایت کرتے ہیں وہ کیسے محروم ہو سکتے ہیں!؟ دیکھو جو درخت بوتا ہے وہی سینچتا بھی ہے! مخلوقات کو وہی مدد دیتا ہے، ان کا رزق وہی فراہم کرتا ہے جو اُن کا خالق ہے! پروردگار ہے! مخلوق کے لئے یہ بات کافی ہے کہ ان کا خالق ان کے لئے بہر حال کافی ہے، وافی ہے، اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ! ایجاد حق تعالیٰ سے ہے دوامِ امداد بھی ان ہی سے ہے! تخلیق ان ہی سے ہوئی رزق کا دینا بھی ان کے ذمہ ہے! میں جانتا ہوں کہ میں جب کسی کو گھر پر دعوت دیتا ہوں تو اس کے لئے غذا کا بھی انتظام کرتا ہوں، اسی طرح جب حق تعالےٰ نے مجھے اپنی مشیّت وارادہ سے پیدا کیا تو رزق کی ذمہ داری بھی ان ہی نے لی ہے اُن ہی کے خوانِ کرم سے ہمیں برگ و نوا حاصل ہے!! حق تعالےٰ

Marfat.com

میرے مولیٰ ہیں، آقا ہیں۔ مالک ہیں۔ میں ان کا غلام ہوں۔ اب آقا پر غلام کا نفقہ ضروری ہے، جس طرح کہ غلام پر آقا کی اطاعت واجب ہے! اگر میں ان کا ہو رہوں۔ ان کے سوا نہ کسی کے سامنے ہاتھ پھیلاؤں اور نہ کسی کے آگے جبینِ نیاز خم کروں تو کیا یہ ممکن ہے کہ وہ اپنا حق ادا نہ کریں۔ کیا ان کا یہ قطعی وعدہ نہیں؟

وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ	جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کیلئے
مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ	نجات کی شکل نکال دیتا ہے اور اس کو
لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ	ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں اس کا
عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ	گمان بھی نہیں ہوتا اور جو شخص اللہ پر توکل
بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ	کرے گا تو اللہ اس کے لئے کافی ہے۔ اللہ
لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا (پ ۲۸، ع ۱۷)	تعالیٰ اپنا سب کام پورا کر کے رہتا ہے۔
	اللہ تعالیٰ نے ہر شئے کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے

رزق کا وعدہ قطعی ہے! مجھے حیران و پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ میں اپنا حق عبادت و عبودیت ادا کرتا رہوں گا پھر نا ممکن ہے

Marfat.com

کہ وہ مجھے اپنے گھر بلائیں اور پھر اپنے احسانات سے محروم رکھیں! وجود بخشی کریں اور پھر مدد نہ کریں، ہست کریں اور اپنے کرم سے محروم رکھیں اپنا حق (عبادت) مجھ سے طلب کریں اور میرا حق (رزق) مجھے نہ دیں! وہ کریم ہیں ان سے معاملہ کر کے کون خسارہ میں رہتا ہے۔

مَنْ ذَاالَّذِیْ سَأَلَكَ فَحَرَمْتَهٗ — وہ کون ہے جس نے تجھ سے سوال کیا اور
اَوْلَجَاَ اِلَیْكَ فَاَهْمَلْتَهٗ اَوْ — تو نے اس کو محروم رکھا، یا تیری پناہ لی اور
تَقَرَّبَ اِلَیْكَ فَابْعَدْتَهٗ اَوْ — تو اُس سے لاپرواہ ہوگیا، یا تیری قربت چاہی
هَرَبَ اِلَیْكَ فَطَرَدْتَهٗ۔ شیخ جبلیؒ — اور تو نے اس کو دور کر دیا، یا تیری طرف دوڑ کر آیا اور تو نے اس کو دھتکار دیا۔

احداً سامع المناجاتی — صمداً کافی المہماتی!
حاجتم از تو بیش می خواہم — زانکہ قاضی جملہ حاجاتی!
شکر فضل تو کی توانم کرد — حافظاتی جمیع حالاتی!
ہر دعائے کہ میکند سعدی — استجب یا مجیب دعواتی!

حق تعالیٰ کے سوا جب میرا کوئی رزق دینے والا نہیں تو

Marfat.com

اب میں رزق کے معاملہ میں ساری کائنات سے بے نیاز ہوں جس روز سے میں نے حق تعالیٰ کو اپنا آلہ قرار دے لیا ہے اسی روز سے خوف کا بھاری پتھر میرے سینہ سے اٹھ چکا ہے. اب میں قطعاً کسی کا محتاج نہیں. نہ مجھے کسی سے امید و رجا ہے اور نہ کسی سے خوف و ہراس میرا تعلق راست حق تعالیٰ سے قائم ہو چکا ہے. غیراللہ سے قطعاً کٹ چکا ہے. حق تعالیٰ میرے لئے کافی ہیں.

کَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا ! اللہ تعالیٰ پورا کارساز ہے.

رزق از وے جو، مجو از زید و عمر   مستی از وے جو. مجو از بنگ و خمر

منعمی زو خواہ نے از گنج و مال   نصرت از وے جو. نہ از عم و خال (رومی)

جب سے حق تعالیٰ سے میں نے اپنا رشتہ جوڑ لیا ہے. ان ہی پر بھروسہ کر رکھا ہے مجھے اس کا یقین ہو گیا کہ میرا رزق مجھ پر عاشق ہے مجھ سے جدا کیسے ہو سکتا ہے! بے حزن و غم. بے فکر و تردد، بے رنج والم میرا رزق مجھے پہونچ کر رہے گا! عارف نے بھی تو اسی راز کی طرف اشارہ کیا ہے:

Marfat.com

رزق تو بر تو ز تو عاشق تر است! ہیں توکل کن ملرزاں پا و دست

خویش را چوں عاشقاں بر تو زدے! گر ترا صبر بدے، رزق آمدے

بہر حال اتباعِ نبوّت میں میں رزق کی طلب میں اسبابِ قطعی کی حد تک کوشش بھی کروں گا لیکن اپنے قلب کو فکر و تردّد سے فارغ رکھ کر، اس کے حصول کا کامل یقین رکھ کر! اَجۡمِلُوا فِی الطَّلَبِ کا حکم میرے پیشِ نظر رہے گا۔ طلب کو رزق کے حصول کا مستقل سبب یا قطعی علت نہ قرار دوں گا۔ کیوں کہ مجھے معلوم ہے کہ "بعد از طلب می یابم امّا نہ بطلب می یابم"! یعنی طلب و جستجو مرادیابی کی مستقل علّت نہیں، معاملہ فضل پر منحصر ہے، ہاں جستجو ضرور کی جائے۔ عادتِ الٰہی یہی ہے کہ حرکت میں برکت دیتے ہیں:

کسے مراد بیابد کہ جستجو دارد! بجستجوئے نیابد کسے مراد دلی

میرے صحیح عقیدے، صحیح فکر، اور خالص عمل و مجاہدہ نے مجھ میں وہ مقناطیسی قوت پیدا کر دی ہے کہ رزق رواں دواں، مضطربانہ انداز میں مجھ تک پہونچ رہا ہے، افراط سے مل رہا ہے، کمی اور قلّت

Marfat.com

کا کوئی شائبہ نہیں! وجوہ خیر میں اس کو جتنا خرچ کر رہا ہوں اتنا ہی زیادہ عطا کیا جا رہا ہے۔ اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَیْکَ کا وعدہ پورا ہو رہا ہے۔ نعمتوں میں اضافہ ہو رہا ہے! حق تعالیٰ کی عطا غیر منقطع ہوتی ہے!

لَاتَخْشَ مِنْ ذِی الْعَرْشِ اِقْلَالًا۔ صاحب عرش (خدا) سے قلت و افلاس کا ڈر مت رکھ!

اصل روزی از خدا داں ہر نفس ... ایں زمین و سختیاں پردہ است و بس

ہم از ینہا می کشاید رزق بند ... کہ اصول و نسل اینہا بودہ اند

میں حق تعالیٰ کا ان نعمتوں کے لئے جو ہر روز بارش کی طرح مجھ پر برس رہی ہیں شکر ادا کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ دوسرے بھی ان نعمتوں سے سرفراز کئے جائیں! وفورِ رزق میں اس لئے بھی چاہتا ہوں کہ شکر نعمت میں "پوشش ہر تنگ دست و فرش ہر ویرانہ" بن جاؤں اور یہ ثابت کروں کہ انفاق و احسان سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔ کمی نہیں ہوتی کیونکہ حق تعالیٰ نے اس کا ہمیں یقین دلایا ہے:

وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ شَیْئٍ فَهُوَ اور جو چیز تم خرچ کرو گے سو وہ اس کا

يُخْلِفُهٗ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ   عوض دے گا اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے

زاحساں می شود صاحب کرم را دولت فزوں تر

بلے ہر چاہ را آب از کشیدن بیش می گردد لطف

شکر کے طریقہ سے میں اپنی نعمتوں میں اضافہ کرتا جاؤں گا، حق تعالےٰ کا یہ قطعی وعدہ ہے جس میں کسی استثنار کی گنجائش نہیں کہ وہ شکر کرنے والے کی نعمتوں میں ترقی دیتے ہیں: لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ، یعنی شکر کے معاوضہ میں زیادتیٔ نعمت کا حصول بلا تخلف ہے! اسی لئے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی ہے کہ:

اَلنِّعْمَةُ وَحْشِيَّةٌ قَيِّدُوْهَا بِالشُّكْرِ

(نعمت ایک وحشی جانور ہے، شکر کی زنجیروں میں اس کو باندھ رکھو)

بازِ نعمت چو ہست وحشی را   صید از قیدِ شکر کن ادرا

چوں گزاری تو شکر، نستیزد   ورشوی ناسپاس، بگریزد

شکر میں یہ بھی داخل ہے کہ نعمتوں کا استعمال حق تعالیٰ کی مرضیات کے مطابق کیا جائے، جن کاموں میں ان کو صرف کرنے کا حکم دیا گیا ہے

Marfat.com

ان ہی میں ان کو صرف کیا جائے۔ سلب نعمت کا موجب ہمارا ہی کوئی ناشائستہ فعل ہوتا ہے۔ حق تعالیٰ نے واضح طور پر ہم کو متنبہ کر دیا ہے:

ذَالِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۔ (پ ۱۰ ع ۳)

یہ بات اس سبب سے ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی ایسی نعمت کو جو کسی قوم کو عطا فرمائی ہو نہیں بدلتے جب تک کہ وہی لوگ اپنے ذاتی اعمال کو نہیں بدل ڈالتے اور اللہ تعالیٰ بڑے سننے والے اور بڑے جاننے والے ہیں۔

اِذَا كُنْتَ فِىْ نِعْمَةٍ فَارْعَهَا فَاِنَّ الْمَعَاصِىْ تُزِيْلُ النِّعَمْ

(جب تجھے کوئی نعمت حاصل ہو تو اس کی نگرانی کر، گناہوں سے نعمتیں زائل ہو جاتی ہیں)

تقویٰ، عمل و مجاہدہ اور صبر و شکر کی وجہ سے حق تعالیٰ کی تمام نعمتیں میری ہیں اور مجھ میں موجود ہیں۔ جب کبھی مجھے انکی احتیاج ہوتی ہے حق تعالیٰ انھیں خارج میں ظاہر فرما دیتے ہیں۔ ہر اس نعمت کیلئے جو مجھے مل رہی میرا قلب حق تعالیٰ کے آگے سربسجود ہے، زندگی چشمۂ مسرت کی طرح رواں دواں ہے اور میری زبان پر یہ نغمہ جاری ہے:

بے لطف تو من قرار نتوانم کرد	احسان ترا شمار نتوانم کرد
گر بر تن من زبان شود ہر موئے	یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

ابو سعید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۸)

ہدایت و حفاظتِ الٰہیہ

اَللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ

میں جانتا ہوں کہ میں جہاں بھی رہوں حق تعالیٰ میرے حافظ و نگہبان ہیں اور جہاں بھی جاؤں حق تعالیٰ میری رہبری فرما رہے ہیں! حق تعالیٰ کی ہدایت و معیّت کا ادراک جب تک میرے انفس میں قائم ہے مجھے نہ کسی قسم کا نقصان پہونچ سکتا ہے اور نہ کسی طرح کا صدمہ! میں جانتا ہوں کہ حق تعالیٰ کی معیت میں میں ہر چیز کا مقابلہ کر سکتا ہوں!

کَفٰی بِاللّٰہِ وَلِیًّا وَّکَفٰی بِاللّٰہِ نَصِیْرًا۔

کائنات میں حق تعالیٰ ہی کی قوت کام کر رہی ہے: لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ!

Marfat.com

یہی قوت مجھ میں ہے اور مجھ پر اور ساری اشیاء پر محیط ہے وکان اللہ بکل شیئ محیطاً۔ اب کوئی چیز مجھے کسی طرح نقصان نہیں پہنچا سکتی!

اَللہُ خَیرٌ حَافِظاً وَھُوَ اَرحَمُ الرَّاحِمِین

حق تعالیٰ کے ید قدرت میں میں نے اپنی جان دے رکھی ہے اب میری زندگی ہر طرح محفوظ ہے، مامون ہے! اب مجھے کسی شر کا خوف نہیں کیونکہ حق تعالیٰ میرے ساتھ ہیں! میری راہ کی ہر رکاوٹ ان کی تائید و رفاقت سے دور ہو سکتی ہے!!

بسم اللہ فررت الی اللہ — اللہ کے نام سے، اللہ ہی کی طرف بھاگ کر
وَاعتَصَمتُ بِاللہِ وَلَاحَولَ — اور اللہ ہی سے مدد لی اور اللہ کے سوا کسی میں
وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللہِ — حول و قوت نہیں

اے یک نظرت طبیب بیا بیا — مائم گرفتار گرفتار بیا بیا!
دشوار مرا بفضل آساں گرداں — اے فضل تو آسان کن دشوار بیا!

حق تعالیٰ کی معیت و رفاقت نے مجھے دشمنوں کے مکر و کید، بغض و عناد سے محفوظ و مصئون کر رکھا ہے! جب وہ میرے ساتھ ہیں

Marfat.com

مجھ سے قریب و اقرب ہیں تو مجھے کون نقصان پہونچا سکتا ہے؟ حق تعالیٰ میری پناہ گاہ ہیں! میرے مولیٰ و نصیر ہیں میں ان ہی کی پناہ میں آتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ غَیْرِیْ وَمِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ رَبِّیْ وَذَرَأَ وَبَرَأَ وَبِکَ اَللّٰھُمَّ اَحْتَرِزُ مِنْھُمْ وَبِکَ اَللّٰھُمَّ اَعُوْذُ مِنْ شُرُوْرِھِمْ وَبِکَ اَللّٰھُمَّ اَدْرَأُ فِیْ نُحُوْرِھِمْ

اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اپنے نفس کی شرارت سے، اپنے غیر کی شرارت سے اور میرے رب نے جو پیدا کیا ہے اس کی شرارت سے اور جس کو پھیلایا ہے اور پیدا کیا ہے اس کی شرارت سے۔

میری تمنا ہے کہ میرا ہر قدم حق وصداقت کی روشنی میں اُٹھے، حق کو حق جانوں اور اس کا اتباع کروں، باطل کو باطل جانوں اور اس سے کنارہ کش رہوں!

اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَارْزُقْنَا اِتِّبَاعَهٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَارْزُقْنَا اجْتِنَابَهٗ!

اے اللہ ہم کو حق کو حق ہی دکھلا اور اس کی پیروی کی توفیق عطا کر، باطل کو باطل ہی دکھلا اور اس سے بچنے کی توفیق دے۔

ہر روز حق تعالیٰ میری رہبری خیر برترین کی طرف فرما رہے ہیں اور

Marfat.com

میں ان سے قریب تر ہوتا جا رہا ہوں! وہی زندگی اچھی جو ان کے قرب و معیت میں بسر ہو۔

عمر خوش در قرب جاں پروردن ست!

عمر زاغ از بہر سرگیں خوردن ست!

رومی

اب میں جس طرف رخ کرتا ہوں مجھے وجہ اللہ کا شہود ہوتا ہے

اب میں جس طرف رخ کرتا ہوں وجہ اللہ ہی میری ہدایت و رہبری کرتا ہے!
میں محسوس کرتا ہوں کہ میں کبھی اکیلا نہیں ہوتا! سوتے جاگتے حق تعالیٰ ہی میرے "ہمسایہ و ہم نشین و ہم راہ ہیں" اور میری حفاظت فرماتے ہیں
اب میں حق تعالیٰ کی ربوبیت پر بھروسہ کرکے خوف و ہراس سے اپنے دل کو خالی کرکے قدم اٹھاتا جا رہا ہوں وہ ہر آفت سے مجھے محفوظ رکھیں گے! وہ میرے ناصر و معین ہیں، حافظ و قادر ہیں۔

حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۹)

آزادی

میں جانتا ہوں کہ میں عبداللہ ہوں، امین اللہ ہوں، خلیفۃ اللہ ہوں، ولی اللہ ہوں! بفحوائے خَلَقْتُ بِیَدِی حق تعالیٰ نے مجھے خود اپنے دست مبارک سے پیدا کیا ہے اور نَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ فرما کر مجھے اپنے کمالات کا مظہر بتایا ہے! اس یافت نے مجھے حُرّیت تامہ عطا کی ہے!

رو بما دارند ذرّاتِ جہاں چشمۂ خورشید رخشانی منم
ہر دو عالم شد شکارِ جانِ من شاہباز دست سلطانی منم
مصحف آیاتِ جملہ کائنات چوں اسیری گرہمی خوانی منم

اپنی اصل و حقیقت کو جان کر اب میں اپنی مادّی توریث کے

Marfat.com

خیالات کی خود ساختہ زنجیروں سے آزاد ہوں قطعاً آزاد و بے باک ہوں!

تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ — اللہ کے اخلاق سے اپنے کو مزین کرو۔

کے حکم کو پیش نظر رکھ کر ہر روز اخلاقِ الٰہیہ سے اپنی ذات کو آراستہ پیراستہ کر رہا ہوں! میرے نفس کا تزکیہ، قلب کا تصفیہ، روح کا تجلیہ اور دماغ کا تخلیہ ہوتا جا رہا ہے! اور ہر روز میری نورانیت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے!

ایں بوالعجب رمز نگر کز ہمہ جہاں — آب و گِلے را خزانۂ اسرار کردہ اند!
ایں لطف بیں کہ بے غرضے خاکِ تیرہ را — خورشید وار مطلع انوار کردہ اند!

یہ جان کر کے کہ جس چیز کا خیال انسان کے دل میں بسا ہوتا ہے بالآخر اس کی خو بو بھی اس میں پیدا ہو جاتی ہے میں نے اپنا مطلوب اپنا محبوب حق تعالیٰ ہی کو بنایا ہے اور ان ہی کی یافت اور ان ہی کے شہود میں رہتا ہوں تاکہ ان کے رخِ روشن کے انوار سے میری تیرگی رفع ہو جائے اور میری ہستی خورشید وار مطلع انوار بن جائے!

گر در دل تو گل گزرد گل باشی — ور بلبل بیقرار بلبل باشی
تو جزوی و حق کل است اگر روزی چند — اندیشۂ کل پیشہ کنی کل باشی
جامی

Marfat.com

حق تعالیٰ کی معیت و باطنیت کی وجہ سے مجھ میں وہ زبردست قابلیت موجود ہے جس کی وجہ سے میں اپنے تمام نقائص و تحدیدات کو دور کر سکتا ہوں اور اپنی ذات کو حق تعالیٰ کی تجلیات جمالیہ کا آئینہ بنا سکتا ہوں! میں ان تمام خیالات و تصورات سے آزاد ہوں جو میری قوتوں اور صلاحیتوں کو سلب کرتے ہیں اور میری توانائیوں کو فنا کرتے ہیں! حق تعالیٰ کی معیت و باطنیت کے شعور نے مجھ ذرّہ کو آفتاب کی تابندگی عطا کی ہے!!

اے قطرہ تو غافلی کہ دریا ۔۔۔ در جوئے تو میرود ہویدا!

در برج تو ماہ و آفتاب ست ۔۔۔ لیکن پسِ پردۂ سحاب ست!

بیدا د نہاں بود و نابود ۔۔۔ در لوح تو جملہ ہست موجود!

اب میں آزاد ہوں اور آزاد زندگی بسر کر رہا ہوں میں جانتا ہوں کہ میرے ہی خیالات نے مجھے غلامی کی زنجیروں میں باندھ رکھا تھا لیکن علمِ صحیح کے حاصل ہونے کے بعد اب قید و بند کی تمام زنجیریں کٹ گئیں اور مجھے وہ حرّیتِ تامّہ حاصل ہوگئی جو حق تعالےٰ کے

Marfat.com

خاص بندوں کو حاصل ہے۔ ع

کہ بستگانِ کمندِ تو رستگارانند!

اب میں آنے والے ہر دن کا مقابلہ ہمت و بہادری کے ساتھ کرتا ہوں اور جانتا ہوں کہ اس کی ابتدا حق تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان کی اطاعت سے ہوگی اور اس کی انتہا مغفرت و رضوان پر۔ ہر دن مجھے ان نیکیوں کی توفیق ہوگی جن کو حق تعالیٰ قبول فرمائیں گے۔ اور جن سیّات کا مجھ سے صدور ہوگا حق تعالیٰ اپنے کرم سے ان کو معاف فرمائیں گے کیوں کہ وہ غفور ہیں، رحیم ہیں، کریم ہیں۔ ابراہیم خلیل اللہ کی یہ دعا ہر صبح میری زبان سے جاری ہو جاتی ہے:

اللّٰهُمَّ هٰذَا خَلْقٌ جَدِيْدٌ	الٰہی یہ نئی مخلوق ہے [illegible] طاعت
فَافْتَحْهُ عَلَيَّ بِطَاعَتِكَ وَ	سے شروع فرما اور اس کو میرے لئے اپنی مغفرت
اخْتِمْهُ لِيْ بِمَغْفِرَتِكَ وَرِضْوَانِكَ	اور رضا پر تمام کر اور اس میں مجھکو ایسی نیکی
وَارْزُقْنِيْ فِيْهِ حَسَنَةً تَقَبَّلُهَا	نصیب کر جس کو تو مجھ سے قبول کرلے اور
مِنِّيْ وَزَكِّهَا وَضَعِّفْهَا لِيْ	اس نیکی کو میرے لئے پاکیزہ اور زیادہ فرما اور

Marfat.com

وَمَا عَمِلْتُ فِيهِ مِنْ سَيِّئَةٍ فَاغْفِرْهَا ۔ جو برائی میں اس کروں اس کو معاف فرما کہ تو میرے لئے اِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ وَدُودٌ كَرِيمٌ ۔ کرنے والا اور محبت رکھنے والا اور سخی ہے ۔

حق تعالے میرے باطن میں اور باطن ہی سے میری زندگی کی رہبری فرمارہے ہیں اور ہر روز میں اپنے روحانی اعمال میں وسعت اور زیادتی محسوس کر رہا ہوں میرا قیام اس علم میں ہے کہ حق تعالے مجھے ہر قید و بند سے آزادی عطا فرمارہے ہیں اس لئے میں اپنے حقیقی نفس کے اظہار کے زیادہ سے زیادہ قابل ہوتا جا رہا ہوں ! میری دعا ہے کہ حق تعالیٰ مجھ میں اور میرے ذریعہ کمال کی تجلی فرمائیں اور میں ان کی تجلیات کا کامل آئینہ بن جاؤں اور ان کا ہو کر دنیا و مافیہا سے آزاد ہو جاؤں !

مست توام از جرعہ و جام آزادم ۔ صید توام از دانہ و دام آزادم
مقصود من از کعبہ و بتخانہ توئی ۔ ورنہ من ازیں ہر دو مقام آزادم

اَللّٰهُمَّ اقْطَعْ عَنِّيْ حَاجَاتِ الدُّنْيَا وَلَذَّاتِ الدُّنْيَا بِالشَّوْقِ اِلٰى لِقَائِكَ وَاِذَا اَقْرَرْتَ عُيُوْنَ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ دُنْيَاهُمْ فَاَقْرِرْ عَيْنِيْ مِنْ عِبَادَتِكَ

اے اللہ تو ہم سے دنیا کی تمناؤں اور لذتوں کو اپنے لقا کے شوق سے ختم کر دے اور جب دنیا والوں کی آنکھیں ان کو دنیا دے کر ٹھنڈی کر تو میری آنکھوں کو اپنی عبادت کی ٹھنڈک عطا کر ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱۰)

کامیابی

حق تعالیٰ ہمہ خیر ہیں۔ خیرِ مطلق ہیں۔ خیرِ محض ہیں۔ وہ قادرِ مطلق بھی ہیں! ہر شے کا صدور حق تعالیٰ سے ہوتا ہے۔ زندگی کا مبدا حق تعالیٰ ہیں! اس لئے میرا یقین ہے کہ زندگی خیر ہے! جو تجربات اس زندگی میں مجھے ہوئے ہیں وہ بھی خیر ہیں اچھے ہیں! میں خوشی کے ساتھ ان کا تعاون کرتا ہوں اور زندگی کے واقعات میں خود بخود توافق پیدا ہوتا جاتا ہے اور میں اس فضلِ ایزدی کا صمیمِ قلب سے شکر گزار ہوں!

ہر چہ بینی محض خیر و حکمت است — گر ترا زو رحمت و گر زحمت است

زانکہ ناید فعلِ باطل از حکیم — فعلِ حق باطل نباشد اے سلیم

ہر روز میری زندگی میں خیر کا اضافہ ہوتا جارہا ہے! مجھے قوت حاصل ہورہی ہے اور میری کمزوریاں دور ہورہی ہیں، فقر جاکر غنا حاصل ہورہا ہے، ذلت عزت میں بدل رہی ہے! یہ نتیجہ ہے میری اس دعائے سحر گاہی کا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّنِیْ — اے اللہ میں کمزور ہوں مجھے قوی کردے

اِنِّیْ فَقِیْرٌ فَاَغْنِنِیْ. اِنِّیْ — میں فقیر ہوں مجھے غنی بنا دے، میں

ذَلِیْلٌ فَاَعِزَّنِیْ. — ذلیل ہوں مجھے عزت دے۔

میرا ایمان ایک تخلیقی قوت ہے جو کائنات کے غیر مرئی جوہر پر عمل کررہا ہے اور اپنے مطلوبات کو اس سے تراش کر صورت بخش رہا ہے! حق تعالیٰ متقیوں کی مرادیں پوری کرتے ہیں وہ ان کو اپنی ذات کے سوا کسی کا محتاج نہیں کرتے! وہ جواد ہیں، کریم ہیں! وہاب ہیں!

تو چنیں خواہی خدا خواہد چنیں — می دہد یزداں مرادِ متقیں! رومی

حقیقی کامیابی کے معنی ممکناتِ باطن کا تحقق ہے! اور یہ عمل برابر جاری ہے! میری خودی کی تلوار کو ہر آن صیقل دیا جارہا ہے اس کے

جوہر ہر لحظہ کھل رہے ہیں! زندگی کا ہر واقعہ میری قوتوں کو پیدا کر رہا ہے اور بزبان حال کہہ رہا ہے:

تو شمشیری ز کام خود بروں آ — بروں آ از نیام خود بروں آ
نقاب از ممکنات خویش گیر — مہ و خورشید انجم را بہ بر گیر
شب خود روشن از نور یقیں کن — ید بیضا بروں از آستیں کن

میں اپنی خارجی شخصیت کی بھی پوری توجہ کے ساتھ تعمیر کر رہا ہوں تاکہ میری خودی کا اظہار قوت و شدت کے ساتھ ہو سکے: میں اسی مشت غبار سے ایسا بدن پیدا کرنا چاہتا ہوں جو سنگین قلعے سے بھی زیادہ مستحکم و استوار ہو! اس محکم حصار کے اندر وہ دل درد آشنا چاہتا ہوں جو حق تعالیٰ کی محبت میں سرشار ہو اور بندگان خدا کا درد اپنے اندر رکھتا ہو! الحمدللہ یہ میری تمنا پوری ہو رہی ہے!

تنے پیدا کن از مشتِ غبارے — تنے محکم تر از سنگیں حصارے
درون او دلِ درد آشنائے — چو جوئے در کنار کوہسارے

ذکر اللہ کی لذت، حُبِ الٰہی کا مزہ، ادائے فرض عبودیت

کی خوشی، تعلق مع اللہ کی حلاوت سے میری روح مست ہے، میرا قلب شاد و آباد!

حق تعالیٰ کے حضور و معیت کے ادراک کی وجہ سے میں جانتا ہوں کہ ترقی کا بلند ترین زینہ ایسا نہیں جہاں میرے قدم نہ پہونچ سکیں!

اَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ وَاللّٰہُ مَعَکُمۡ تم ہی بلند و برتر ہو اور اللہ تمھارے ساتھ ہے۔

بینی جہاں را خود را نہ بینی تا چند ناداں غافل نشینی!
نورِ قدیمی شب را برافروز دست کلیمی در آستینی!
بیروں قدم نہ از دورِ آفاق تو پیش ازینی تو پیش ازینی!

مجھے پورا یقین ہے کہ میرے حق تعالیٰ جو قادر مطلق ہیں اس عظمت و برتری کو جو میری روح میں موجود ہے ضرور ظاہر فرمائیں گے!

اور امر الٰہی کا امتثال میری زندگی کی روش ہے! میں جانتا ہوں کہ اس کا نتیجہ علوئے تمکین ہے جو حق تعالیٰ اپنے فرمانبردار بندوں کو عطا کرتے ہیں!

تو ظاہر و باطن کی خلافت کا سزاوار
کیا شعلہ بھی ہوتا ہے غلامِ خس و خاشاک اقبالؔ

Marfat.com

میں جانتا ہوں کہ جو بھی رکاوٹیں میری راہ میں پیش آتی ہیں وہ میری قوت مدافعت کو جگانے اور ترقی دینے آتی ہیں۔ اس لئے اب میں اُن رکاوٹوں سے پریشان نہ ہونگا اور نہ ان سے خوف زدہ۔ خوشی و غم، بلا و طرب دونوں کے لئے میں حق تعالیٰ کا شکرگزار ہوں۔ میری تربیت کے لئے یہ دونوں ضروری ہیں۔ کبھی غم کے مضراب سے اور کبھی خوشی کے تاروں سے سیرت ہی کے خفتہ نغمے بیدار کئے جاتے ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا یَسَاءُ وَیُسِرُّ! — اللہ ہی کی تعریف ہے خواہ مجھے ناخوش کرے یا خوش کرے۔

بس زبوں وسوسہ باشی ولا
گر طرب را باز دانی از بلا — رومی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۱۱)

توبہ اور تجدیدِ ایمان

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ وَلَا یُظْلَمُوْنَ شَیْئًا۔ (پ ۱۶، ع ۷)

مگر وہ جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھے عمل کرے پس یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا۔

حق تعالیٰ میں توبہ کرتا ہوں کفر سے، شرک سے اور ایمان لاتا ہوں آپ پر اور آپ کے رسول ﷺ پر۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حق تعالیٰ میرے معبود و رب آپ ہیں، آپ کے سوا کوئی

نہیں. نافع وضار آپ ہیں. آپ کے سوا کوئی نہیں! میری تمام ضرورتوں اور حاجتوں کے پورا کرنے والے آپ ہیں. آپ کے سوا کوئی دوسرا نہیں آپ میرے خالق ہیں میں آپ کا مخلوق ہوں. آپ میرے مولیٰ ہیں میں آپ کا عبد ہوں. آپ میرے حاکم ہیں میں آپ کا محکوم ہوں. آپ میرے مالک ہیں میں آپ کا مملوک ہوں. آپ میرے رب ہیں میں آپ کا مربوب ہوں. آپ میرے الٰہ ہیں میں آپ کا عبد ہوں

حق تعالیٰ میں ایمان لاتا ہوں آپ کے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو آپ کے عبد ہیں اور رسول ہیں۔

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

حق تعالیٰ بعد ایمان میں توبہ کرتا ہوں نفاق سے تصورا تدا سے، بدعتوں سے فسق وفجور سے. ان حسنات سے جو بلا نیت واخلاص واسترضا حق براہ عجب وریا واقع ہوئی ہیں! توبہ کرتا ہوں آپ کی ناشکری یا کفرانِ نعمت سے. آپ کے کاموں پر اعتراض کرنے سے

Marfat.com

توبہ کرتا ہوں ہر قسم کی غفلت و ذہول سے جو آپ کی یاد سے ہوئی!

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ

رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ

حق تعالیٰ میں صدقِ دل سے ایمان، اسلام، احسان اور آپ کی اور آپ کے رسول ؐ کی اطاعت کو اختیار کرتا ہوں:

خواہم کہ ہمیشہ در ہوائے تو زیم　　خاکے شوم و بزیر پائے تو زیم

مقصودِ من خستہ ز کونین توئی　　از بہر تو میرم و برائے تو زیم

حق تعالیٰ میں مَاجَاءَ بِہِ النَّبِیُّ ؐ پر ایمان لاتا ہوں:

آمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ

آمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَائِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ۔

حق تعالیٰ میں نے عزمِ راسخ کے ساتھ آپ کی اور آپ کے رسول ؐ کی اطاعت قبول کی اور نفس و شیطان کی اطاعت کو ترک کیا۔

۱ حق تعالیٰ میں آپ کو اور آپ کے رسولؐ کو اپنی جان و مال و اولاد سے زیادہ عزیز اور محبوب رکھتا ہوں۔

۲ حق تعالیٰ آپ کے رسولؐ کے اس ارشاد کی تعمیل میں "افضل الایمان الحب فی اللہ والبغض فی اللہ" حب فی اللہ اور بغض فی اللہ کو میں نے اپنا طریقہ بنایا۔

۳ حق تعالیٰ میں آپ کے اور آپ کے رسول کے حکم پر جان و مال قربان کرنے کو ہر آن تیار رہوں۔

از زندگیم بندگی تست ہوس | بر زندہ دلاں بے تو حرام است نفس
خواہد ز تو مقصودِ دل خود ہر کس | جامی ز تو ہمیں ترا خواہد و بس

حق تعالیٰ میں آپ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے زیور ایمان سے آراستہ کیا!!

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا یَنْبَغِیْ لِجَلَالِ وَجْھِکَ وَعَظِیْمِ سُلْطَانِکَ

حق تعالیٰ میں اپنے ایمان کو آپ کے تفویض کرتا ہوں؛ اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ! رَبَّنَا عَلَیْکَ تَوَکَّلْنَا:

Marfat.com

حق تعالیٰ ایمان پر استقامت اور اس پر میری موت واقع ہونے کے لئے اور اس کی تمام تفصیلات پر استحکام کے لئے، حق الیقین کے تحقق کے لئے، محویت فی الحق کے لئے، یافت و شہود کے لئے، 'لذۃ نظر' کے لئے، دوامِ حضور کے لئے، بصر و بصیرت میں آپ کا جلوہ سما جانے کے لئے، علم و عمل من اللہ ہو جانے کے لئے، فانی خویش و باقی بحق ہونے کے لئے، قائم علی الشرع و فانی عن الطبع ہو جانے کے لئے، تمام رذائل اخلاق سے دور ہو کر فضائل اخلاق سے آراستہ ہونے کے لئے میں آپ کو وکیل کرتا ہوں کیوں کہ آپکا حکم ہے کہ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ

یارب تو برحمت دلِ مارا جاں دہ　　　درد ہمہ را بصابری درماں دہ
ایں بندہ چہ داند کہ چہ می باید خواست　　　دانندہ توئی ہر انچہ خواہی آں دہ

یارب دلِ پاک و جانِ آگا ہم دہ　　　آہ شب و گریہ سحر گا ہم دہ!
در راہ خود اول زخودم بیخود کن　　　انگہ بے خود زخود بخود را ہم دہ!

حق تعالیٰ میں آپکی ان نعمتوں کا جو مجھ پر بارش کی طرح ہر آن نازل ہو رہی ہیں کس زبان سے شکر ادا کر سکتا ہوں، اگر میرے جسم کا بال بال بھی زبان بن جائے اور آپ کے شکر میں ابد کے لئے مصروف ہو جائے تو آپ کا ایک شکر بھی پوری طرح ادا نہ ہو!!

من بے تو دمے قرار نتواں کرد　　احسان ترا شمار نتواں کرد
گر بر تنِ من زباں شود ہر موئے　　یک شکر تو از ہزار نتواں کرد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بِجَمِیْعِ مَحَامِدِہٖ کُلِّھَا مَا عَلِمْتُ مِنْھَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ
عَدَدَ خَلْقِہٖ کُلِّھِمْ مَا عَلِمْتُ مِنْھُمْ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تعریفیں میں جانتا ہوں اور جو نہیں جانتا۔ سب کی سب نعمتوں پر خواہ ان نعمتوں کو پہچانتا ہوں یا نہیں۔ اس کی تمام مخلوق کی گنتی کے برابر خواہ اس کو میں جانتا ہوں یا نہیں۔

حق تعالیٰ میں آپ کی نعمتوں کی ناقدری، ناشکری سے توبہ کرتا ہوں احسان فراموشی سے توبہ کرتا ہوں! اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ

حق تعالیٰ میں نے اپنے سارے کاروبار، دینی دنیوی، چھوٹے، بڑے،

Marfat.com

سب آپ کے سپرد کئے، آپکے تفویض کئے، آپ ہی کارساز ہیں، آپکے سوا کوئی نہیں فاعل مطلق آپ ہیں، حول وقوت صرف آپ ہی کی ہے، خلق میت ہے زندہ صرف آپ ہیں، جود وعطا، سود و زیاں، نفع وضرر صرف آپکے ہاتھ میں ہیں کسی اور کے ہاتھ میں نہیں!

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ـ

اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ۔

حق تعالیٰ میں اپنی ساری حاجتیں آپ ہی کے حضور میں پیش کرتا ہوں! میری رائے ضعیف، میرا عمل قصیر، میری تدبیر قلیل، میں آپ کی رحمت کا فقیر ہوں! "محتاج کو داتا دے"!!

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِیْ وَاِنْ ضَعُفَ رَاْیِیْ وَقَلَّتْ حِیْلَتِیْ وَقَصُرَ عَمَلِیْ وَافْتَقَرْتُ اِلٰی رَحْمَتِكَ

اے اللہ میں اپنی حاجت تیرے سامنے پیش کرتا ہوں، اگرچہ میری رائے کمزور ہے، میری تدبیر بودی ہے، میرا عمل تھوڑا ہے اور میں تیری ہی رحمت کا محتاج ہوں۔

Marfat.com

غم نا کم و از در تو با غم نروم — جز شاد و امیدوار و خرم نروم
از درگہ ہمچو تو کریمے ہرگز! — نومید کسی نرفت و من ہم نروم
ابو سعید

اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ يَكْتَفِيْ مِنْ خَلْقِهٖ	اے وہ ذات جو اپنی سب مخلوق سے
جَمِيْعًا وَلَا يَكْتَفِيْ مِنْهُ اَحَدٌ	کافی ہوتی ہے اور کوئی مخلوق اس کی
مِنْ خَلْقِهٖ. يَا اَحَدُ مَنْ لَا	کفایت نہیں کر سکتی! سب سے اکیلے
اَحَدَ لَهٗ انْقَطَعَ الرَّجَاءُ اِلَّا مِنْكَ	منقطع ہو چکی ہیں مگر تجھ سے! سب
وَخَابَتِ الْاٰمَالُ اِلَّا فِيْكَ وَانْسَدَّتِ	مرادیں برباد ہو چکی ہیں مگر تجھ میں سب
الطُّرُقُ اِلَّا اِلَيْكَ يَا غِيَاثَ	راستے بند ہو چکے ہیں مگر تیرا راستہ۔ اے
الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنِيْ.	فریادرس فریادرساں میری فریاد کو پہنچ!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حصہ سوم

اَدعِیَۃ مَاثورَہ

اس نفسیاتی اصول کی بارہا صراحت کی جا چکی ہے کہ خوف و حزن غم وہم کا مقابلہ ان کی سطح پر رہ کر نہیں کیا جا سکتا۔ اس سطح میں ان کی قوت ناقابلِ مدافعت ہوتی ہے، مردافگن ہوتی ہے۔ ہمیں ان سے نجات اسی صورت میں مل سکتی ہے جب ہم کسی طرح ان کی سطح سے بلند ہو جائیں اس کا سب سے زیادہ قوی اور موثر طریقہ یہ ہے کہ ہم حق تعالیٰ کی ذات کی طرف متوجہ ہو جائیں، ان کے اسماء وصفات کے ذکر کے ذریعہ ہمارا مُنھ ان کی طرف پلٹ جائے! ادعیہ ماثورہ کی تکرار سے ہمارا قلب خوف کی سطح سے بلند ہو کر اس مقام پر پہونچ جاتا ہے جہاں خوف و حزن کا گذر نہیں، جہاں سوائے سرور و سکون کے کوئی اور چیز نہیں! ادعیہ ماثورہ کی تکرار سے ہمیں حق تعالیٰ کی معیت و اقربیت کا ادراک ہوتا ہے اور اس ادراک کے

Marfat.com

ساتھ خوف و حزن، کرب والم سب غائب ہو جاتے ہیں! سکون و سرور، امن وطمانیت کی لہریں اندر سے اٹھنے لگتی ہیں! ایسی چند ماثورہ دعاؤں کا ہم یہاں ذکر کر رہے ہیں! مختلف آفات و عوارض کے وقت ان کی تکرار سے تمھیں پوری طرح فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

(۱)
خوف وحزن

۱. لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ	اللہ بزرگ و بُردبار کے سوا کوئی معبود نہیں ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ	رب عرش عظیم کے سوا کوئی معبود نہیں ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ	رب عرش عظیم اور آسمان و زمین کے رب کے سوا
الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ	کوئی معبود نہیں ہے۔

(رواہ البخاری ومسلم وابو عوانہ والنسائی والترمذی وابن ماجہ وغیرہم)

۲. لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ	اے اللہ تیری پناہ میں تیرے
رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ	بندوں کی شرارت سے آتا

Marfat.com

الْعَظِيْمِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔ رواہ البخاری

ہوں، اللہ تعالےٰ بہترین کارساز اور ہم کو بس ہے۔

۳۔ اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا (رواہ ابو داؤد والنسائی وابن حبان)

اے اللہ اے اللہ تو میری ضرورتوں کا پورا کرنے والا ہے کسی کو میں شریک نہیں بناتا۔

طبرانی نے کہا کہ ان کلمات کو تین بار کہنا چاہیئے، حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ حضور انور صلعم نے اپنے اہل بیت کو جمع کرکے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جب کسی کو غم پہونچے تو وہ یوں کہے اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ الخ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ حضور نے دونوں کواڑ دروازے کے پکڑے اور ہم سے فرمایا: "اے بنی مطلب: اِذَا نَزَلَ بِكُمْ كَرْبٌ اَوْ جَهْدٌ اَوْ بَلَاءٌ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُ اَللّٰهُ الخ میں نے اس کا تجربہ کیا، تریاقِ مجرب پایا!

۴۔ تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ

اس زندہ پر میں نے بھروسہ کیا جسے موت نہیں ہے تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے کسی کو اپنا لڑکا نہیں بنایا نہ اس کا حکومت میں

Marfat.com

لَهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا   کوئی شریک ہے اور اس کی ذلت کی کسی

(اخرجہ الحاکم وقال صحیح الاسناد)   میں طاقت ہے اور اس کی بڑائی کر۔

ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جب مجھے کسی امر میں کرب ہو تو مجھے
یہ دعا تلقین کی گئی۔

۵۔ یَا حَيُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ   تیری رحمت سے فریاد کرتا ہوں۔

(رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد والترمذی من حدیث انس والنسائی من حدیث ربیعۃ بن عامر)

حضرت علی ابن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ بدر کے دن کچھ دیر تک کفار سے لڑنے کے بعد
میں پھر آیا کہ دیکھوں کہ حضور انورؐ کیا کر رہے ہیں۔ دیکھا تو آپ سجدہ میں پڑے کہہ رہے ہیں یا
حَيُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ ۔ میں لوٹ گیا اور کچھ دیر بعد آیا تو دیکھا کہ سجدہ میں
ہیں اور یہی کلمات زبان پر جاری ہیں۔ حق تعالیٰ نے آپ کو فتح دی۔ (رواہ النسائی وقال
الحاکم صحیح الاسناد) یہ کلمہ اسم اعظم الٰہی ہے۔

۶۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ   اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں تیرے بندہ کا بیٹا
وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِكَ ، مَاضٍ   ہوں تیری لونڈی کا لڑکا ہوں میری چوٹی تیرے
فِیَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَآؤُكَ ،   ہاتھ میں ہے تیرا حکم مجھ میں، نافذ ہے تیری قضا،

Marfat.com

اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَلَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَنُوْرَ صَدْرِيْ وَجَلَاءَ حُزْنِيْ وَ ذَهَابَ هَمِّيْ وَغَمِّيْ۔

مجھ میں حق و انصاف ہے تجھے تیرے ان تمام ناموں سے التجا کرتا ہوں جو تو نے رکھے ہیں یا اپنی کتاب میں نازل کئے ہیں یا اپنی مخلوق میں کسی کو تعلیم دیئے ہیں یا تیرے علم غیب میں اپنے ہی پاس رکھے ہیں کہ قرآن کو میرے دل کی بہار بنا میرے سینہ کا نور بنا میرے رنج کا دفع کرنے والا اور میری فکر و غم کے دور کرنے کا ذریعہ بنا۔

ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص حزن و غم پہونچنے کے وقت اس دعا کو پڑھے گا تو حق تعالےٰ اس کی فکر و غم کو دور کرے گا اور اس غم کو خوشی سے بدل دے گا۔ (رواہ ابن حبّان واحمد البزّار)

۷۔ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ کا ورد

میرے لئے اللہ کافی ہے جو اچھا کارساز ہے، کوئی معبود نہیں ہے تیرے سوا بیشک میں ہی گنہگار ہوں اور مجھ کو کافی ہے

Marfat.com

وہم و غم و مصائب میں تریاق مجرب ہے) اور میسر ساز گار۔

۲۔ دشواری امر

اَللّٰھُمَّ لَا سَہْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَہٗ سَہْلًا وَاَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ سَہْلًا

اے اللہ کوئی چیز سہل نہیں مگر تو جو سہل کردے، تو سخت کو نرم کر دیتا ہے

(رواہ ابن حبان عن انسؓ رفعا و صححہ)

جب کوئی امر دشوار پیش آئے تو اس دعا کی تکرار ضروری ہے۔

۳۔ غصہ کے وقت

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَاَذْھِبْ غَیْظَ قَلْبِیْ وَاَجِرْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ (نسائی بروایت سعید بن المسیبؓ)

اے اللہ مجھے بخش دے اور میرے دل کا غصہ کھو دے اور شیطان مردود سے مجھے پناہ دے۔

۴۔ کسی نقصان کے وقت۔

Marfat.com

عَسٰی رَبُّنَا اَنْ یُّبْدِلَنَا خَیْرًا	قریب ہے کہ اللہ ہمیں اچھا بدلہ دے
مِّنْهَا اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا رَاغِبُوْنَ یَا	ہم اللہ ہی کی طرف راغب ہیں یا اے اللہ
اَللّٰهُمَّ اَبْدِلْنِیْ مِنْهَا خَیْرًا۔	ہمیں اس سے اچھا بدلہ دے۔

۵۔ مُصیبت زدہ کو دیکھ کر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا	تعریف ہے اس خدا کی جس نے مجھے
ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ	عافیت دی اِس بلا سے جسمیں تجھکو مبتلا کیا
مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا	اور مجھ کو بزرگی دی بہتوں پر اُن میں سے
	جن کو اس نے پیدا کیا۔ (جب کسی گرفتارِ

بلا کو دیکھے یعنی خواہ دنیا کی بلا میں گرفتار ہو یا دین کی مثلاً بیمار یا گنہگار تو یہ دعا پڑھے تو اس بلا سے عمر بھر محفوظ رہے گا)

۶۔ گھر سے باہر نکلتے وقت

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ	شروع کرتا ہوں میں خدا کے نام سے اور میں
اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَّزِلَّ اَوْ نَضِلَّ	خدا پر بھروسہ کرتا ہوں۔ یا اللہ ہم پناہ مانگتے

Marfat.com

اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْهَلَ
اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا۔

ہیں اس سے کہ میرا پیر پھسل جائے یا میں گمراہ ہو جاؤں یا میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر کوئی ظلم کرے یا میں کسی سے جہالت سے پیش آؤں یا کوئی میرے ساتھ جہالت سے پیش آئے

۷۔ جب کسی سے شر کا خوف ہو۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ
وَنَدْرَءُ بِكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ

اے اللہ ہم انکے شر (دشمن کا تصور کر کے) سے تجھ سے پناہ مانگتے ہیں اور تجھ ہی کو پیش کر کے ان کو دفع کرتے ہیں۔

۸۔ دفعِ بلا کے لئے دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ تَعْجِيْلَ
عَافِيَتِكَ وَدَفْعَ بَلَائِكَ وَ
خُرُوْجًا مِنَ الدُّنْيَا اِلٰى رَحْمَتِكَ

اے اللہ میں چاہتا ہوں کہ تیری عافیت مجھ کو جلد حاصل ہو اور تیری بلا مجھ پر سے دفع ہو جائے اور دنیا سے نکل کر تیری رحمت میں

Marfat.com

يَا مَنْ يَكْفِي عَنْ كُلِّ أَحَدٍ وَلَا يَكْفِيْ مِنْهُ أَحَدٌ، يَا أَحَدَ مَنْ لَا أَحَدَ لَهُ، يَا سَنَدَ مَنْ لَا سَنَدَ لَهُ، اِنْقَطَعَ الرَّجَاءُ إِلَّا مِنْكَ، نَجِّنِيْ مِمَّا أَنَا فِيهِ وَأَعِنِّيْ عَلَىٰ مَا أَنَا عَلَيْهِ مِمَّا نَزَلَ بِيْ بِجَاهِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ عَلَيْكَ۔

آمین۔

آجاؤں! اے وہ خدا جو سب کی طرف سے کافی ہوتا ہے (یعنی کسی کا ضرر پہونچانا اثر نہیں کرتا) اور اسکی طرف سے کوئی کافی نہیں ہوتا! اے اکیلے خدا جس کے ساتھ کوئی اکیلا نہیں، اے وہ قابل بھروسہ (خدا) واسطے شخص کے جس کا کوئی بھروسہ نہیں، سب میری امیدیں کٹ گئیں صرف تجھ ہی سے باقی ہیں، مجھکو نجات دے میں جس حال میں ہوں اور میری مدد کر جس کیفیت پر میں ہوں، اس بلا کے دفع کرنے میں جو مجھ پر اترے اپنے روئے کریم کے وسیلہ سے اور حضرت محمد صلعم کے طفیل سے۔ آمین

۹۔ صبح میں آنکھ کھلتے ہی

أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ

میں نے صبح کی اور ملک نے صبح کی

Marfat.com

لِلّٰہِ. اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ ھٰذَا النَّھَارِ	اللہ کیلئے۔ یا اللہ اس صبح کے شروع کو ہمارے
صَلَاحًا وَّاَوْسَطَهٗ فَلَاحًا وَّ	بہتری کر، اس کے درمیانی حصے کو کامیابی اور آخری
اٰخِرَهٗ نَجَاحًا. اَسْئَلُكَ خَيْرَ	حصے کو نجات کا، اور میں تجھ سے دنیا کی بہتری چاہتا ہوں
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ. يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ	اور آخرت کی، اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے
رَبِّ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ ھٰذَا	والے۔ اے پروردگار میں تجھ سے بھلائی چاہتا ہوں
الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهٗ. وَاَعُوْذُبِكَ	اس دن کی اور اسکے بعد جو دن آئیں۔ اور تیری پناہ
مِنْ شَرِّ ھٰذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا	چاہتا ہوں اس دن کی برائی سے اور جو اس کے بعد ہوں
بَعْدَهٗ. اَللّٰھُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ	آئیں انکی برائی سے۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا
خَيْرَ ھٰذَا الْيَوْمِ وَفَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ	ہوں اس دن کی بھلائی کا، اس کی فتح، مدد،
وَبَرَكَتَهٗ وَھُدَاهُ وَاَعُوْذُبِكَ	برکت اور ہدایت کا اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس
مِنْ شَرِّ مَا بَعْدَهٗ اَللّٰھُمَّ بِكَ	کی برائی سے اور اس کے بعد جو دن آئیں ان
اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيٰ وَبِكَ	کی برائی سے! یا اللہ ہم نے تیری مدد سے صبح
نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ.	کی اور تیرے ہی حکم سے ہم جیتے ہیں اور تیری ہی
	طرف ہم کو اٹھ کر آنا ہے!

Marfat.com

مشینی زندگی میں روحانیت اور تسکین قلب کا نسخہ ہدایت

مراقبت

تالیف

ڈاکٹر میر ولی الدین صاحبؒ

ناشر

عقیدت کیش محمد سعید دامودی

گل کدہ، بندر روڈ کراس، بھٹکل، کرناٹک

Marfat.com